بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ خدیجہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

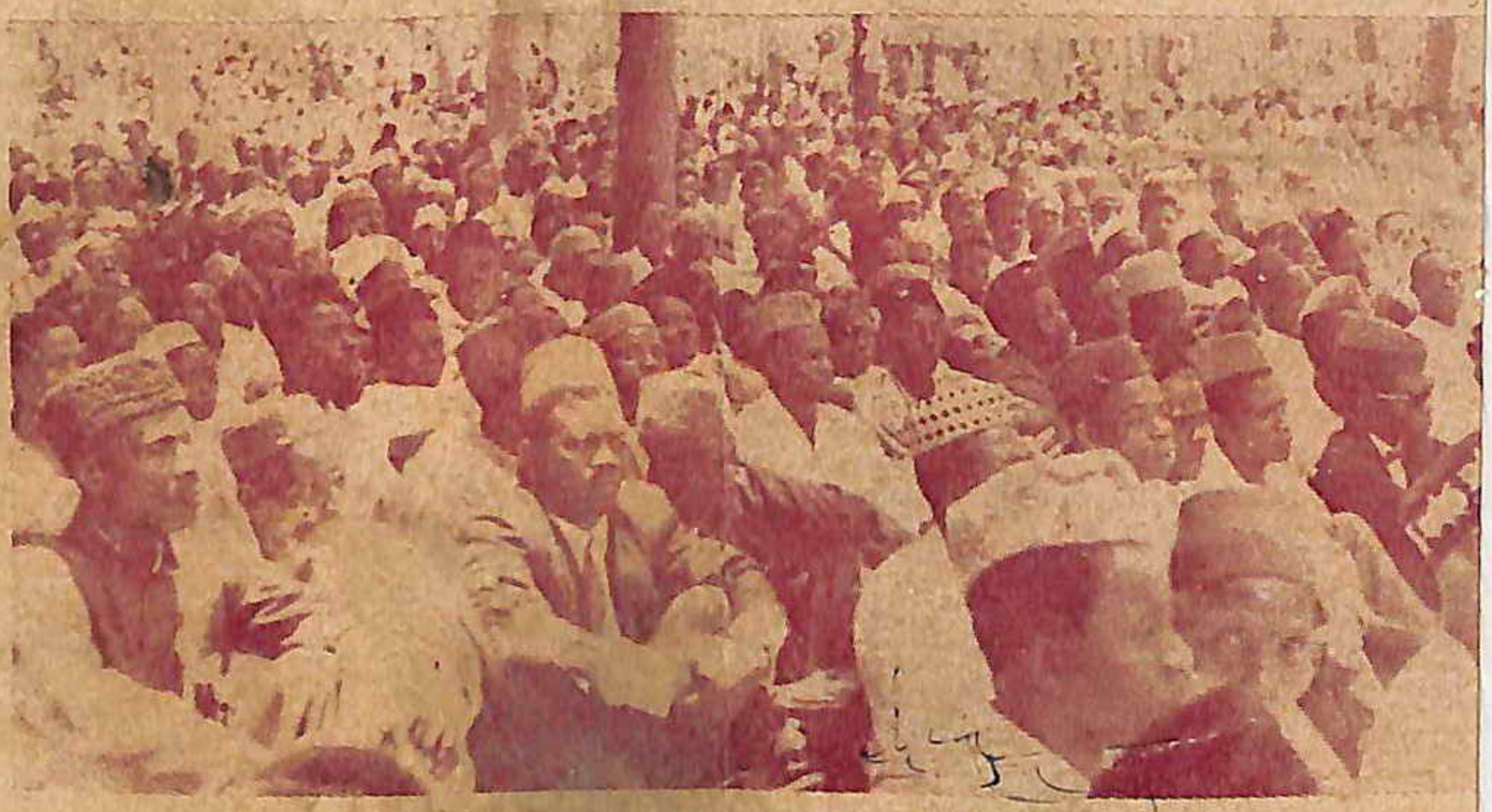

مغربی افریقہ کے ایک ملک غانا میں احمدی بچے - جوان اور بوڑھے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ بڑے غور سے سن رہے ہیں۔

(ایڈیٹر)
محمد شفیق قیصر

۱۹۷۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

جلد ۱۴	صلح ۱۳۵۰ ہش	جنوری ۱۹۷۱ء	شمارہ ۱

ایڈیٹر:

محمد شفیق قیصر

نائبین:

منیر الدین شمس — ظفر احمد سرور — مظفر احمد منصور

کتابت :- حمید الدین	فون نمبر ۴۸	سالانہ چندہ :- ۵ روپے
رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۱۲۸ ۷		فی پرچہ :- ۵۰ پیسے

پبلشر :- محمد شفیق قیصر ❖ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان دار الصدر جنوبی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محفلِ تشحیذ

پیارے بچّو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کو معلوم ہے کہ نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ یہ سال سب کو مبارک ہو۔ کوشش کریں کہ یہ سال ہمارے گزشتہ سالوں کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ ہو۔ اِس کے لئے سب کو خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل و کرم سے نئے سال میں اپنی جماعتی ذمّہ داریوں کو کماحقّہٗ پُورا کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ (آمین)

امید ہے آپ میں سے اکثر جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے ہوں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نصائح پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کریں تا اسلام و احمدیت جلد از جلد دُنیا میں غالب آئے ؂

بھائی جان

ترتیب

- حضرت مصلح موعودؓ کی دُعا بچّوں کے لئے۔ ص ۳
- دعا بحضور سرکارِ محبّت (نظم) ۴
- حضورؓ کی بچّوں سے محبّت ۵
- دعائیں ۷
- سوال و جواب ۸
- ایک ایمان افروز سفر ۹
- نئے سال کا جیبی کیلنڈر ۱۲
- دیانتداری ۱۳
- بچّے کی ذہانت ۱۴
- رنگا رنگ پھُول ۱۵
- نماز پنجگانہ ۱۶
- خدمتِ والدین ۱۸
- مَیں نے دوستی کا حق ادا کر دیا ۲۱
- معاف کیجئے گا! ۲۵
- جھُوٹ کی سزا ۲۹
- آپ کے خطوط ۳۳
- اطفال الاحمدیہ کی خبریں ۳۵
- میرا شہر ۳۸
- آؤ ذرا مُسکرا لیں ۴۱
- مُنّو اور ٹارچی اسکول میں ۴۳
- آؤ ہم دوست بن جائیں ۴۷
- بچّیوں کا صفحہ ۴۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا

بچوں کے لئے!

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاغذات میں سے حضورؓ کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی بچوں کے لئے ایک دعا حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے الفضل میں اشاعت کے لئے بھجوائی تھی جو الفضل کے سالانہ نمبر میں شائع ہوئی ہے۔ احمدی بچوں کے لئے اسے ماہنامہ تشحیذ الاذہان میں شائع کیا جا رہا ہے۔ تمام بچے اور بچیاں اس دعا کو زبانی یاد کر لیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

بچوں کے لئے دعا

اے ہمارے پیدا کرنیوالے خدا ہم اقرار کرتے ہیں کہ تُو ایک ہے تیرے سوا کوئی خدا نہیں ہم تیرے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں اور تیرے مامور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ احمد قادیانی علیہ السلام پر یقین رکھتے ہیں۔ تو ہمارے دل میں اپنی محبت پیدا کر اور اپنے حکموں پر چلنے کی ہمیں توفیق دے۔ ہمیں دین کا علم سکھا اور قرآن جو تیری کتاب ہے پڑھا۔ ہمارے دل میں ماں باپ کا ادب ڈال۔ ہم اپنے بھائیوں، بہنوں اور دوسرے رشتہ داروں سے پیار کریں اور ہمیں گالیاں دینے، لڑنے، بے وجہ غصہ کرنے، چوری کرنے، جھوٹ بولنے، بے شرمی کی باتیں کرنے سے بچا۔ ہم دلیر ہوں۔ ڈرپوک نہ ہوں۔ ہمیں علم سیکھنے کی توفیق دے۔ ہم نکمے اور سست نہ ہوں۔ ہم اپنے سے غریبوں اور کمزوروں پر رحم کرنیوالے ہوں۔ ہم حریص اور لالچی نہ ہوں۔ اے اللہ! ہمارے بزرگوں پر رحم کر۔ احمدی جماعت کے امام پر اپنا فضل کر اور اُنکے حکموں کے ماتحت ہمیں بھی دین کے کام کرنیکی توفیق دے۔ اور اسلام کو دوسرے دینوں پر غالب کر۔ اے اللہ! ہماری عمروں اور صحتوں میں بھی برکت دے اور تُو ہمیشہ ہم سے محبت کیا کر۔ آمین۔ (روزنامہ الفضل جلسہ سالانہ نمبر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

دعا بحضور سرکارِ محبّت

(منظوم کلام حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلّہا العالی)

اے شاہِ زماں خالقِ انوارِ محبّت
اے جانِ جہاں! رونقِ گلزارِ محبّت

کُوچہ میں ترے گرم ہے بازارِ محبّت
"سر بیچتے پھرتے ہیں خریدارِ محبّت"

ہم کو بھی عطا ہو کہ تری عام ہے رحمت
اِک سوزِ دروں خلعتِ دربارِ محبّت

شعلہ سا ترے حکم سے سینوں میں بھڑک جائے
پھر بُجھ نہ سکے تا بہ ابد نارِ محبّت

ہاتھوں میں لئے کاسۂ دِل آئے ہیں مولا
خالی نہ پھریں تیرے طلب گارِ محبّت

(دُرِّ عدن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصورہ شفیق۔ ربوہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں سے محبت

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو چھوٹے بچوں کے ساتھ بہت پیار تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ چھوٹے بچوں کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آتے تھے۔

بچے جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو گلی کوچوں میں دیکھتے تو خوشی کے ساتھ اُچھلتے کودتے آپؐ سے آ آ کر ملتے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ آپؐ سب بچوں کو پہلے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتے پھر انہیں باری باری اپنی گود میں لے کر پیار کرتے۔ سر پر ہاتھ پھیر کر دعائیں کرتے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم بچوں کو جسمانی سزا دینے کے بہت خلاف تھے آپ نے تمام زندگی کسی بچے کو نہیں پیٹا۔

جب کبھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو راہ میں جو بچے ملتے اُن میں سے کسی نہ کسی کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیتے۔

ایک دفعہ ایک بہت ہی غریب عورت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی، اس عورت کی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں بھی اس کے ساتھ تھیں۔ اُس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس صرف ایک کھجور تھی آپ نے وہی کھجور اس عورت کو دے دی، اُس عورت نے کھجور کے دو ٹکڑے کئے اور اپنی دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دیئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"جسے خدا تعالیٰ اولاد کی محبت میں ڈالے اور وہ اُن کا حق ادا کرے تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ دوزخ سے محفوظ
رہے گا۔"

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:۔

"حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مَیں نماز شروع کرتا ہوں تو ارادہ ہوتا ہے کہ دیر سے ختم کروں مگر جب کسی بچّے کے رونے کی آواز کان میں پڑتی ہے تو مَیں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کہ اس کی ماں کو تکلیف ہوتی ہو گی۔"

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ محبّت اور شفقت مسلمانوں کے بچّوں کے لئے ہی نہ تھی بلکہ دوسرے مذہب کے بچّوں سے بھی حضورؐ کو ویسی ہی محبّت تھی۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ ایک دفعہ کسی جنگ میں چند بچّے مارے گئے۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو حضورؐ کو بہت ہی تکلیف ہوئی ایک صحابیؓ نے کہا "یا رسولؐ اللہ! وہ بچّے مسلمانوں کے تو نہ تھے۔" آپؐ نے فرمایا:۔

"تم سے اچھے تھے۔ خبردار بچّوں کو کبھی قتل نہ کرو۔ ہر جان خدا ہی کی قدرت سے پیدا ہوتی ہے۔"

اگر کہیں سے حضورؐ کی خدمت میں فصل کا نیا میوہ آتا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے بچّوں کو وہ میوہ کھلاتے پھر اس کے بعد اَور لوگوں میں تقسیم فرماتے۔

○

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو
مٹ جاؤں مَیں تو اس کی پروا نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو
شیطان کی حکومت مٹ جائے اِس جہاں سے
حاکم تمام دُنیا پہ میرا مصطفٰےؐ ہو
محمودؔ عمر میری کٹ جائے کاش یُونہی
ہو رُوح میری سجدہ میں سامنے خدا ہو

(کلامِ محمود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیں

پیارے بچو! آپ کے لئے اِس ماہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو الہامی دعائیں منتخب کی گئی ہیں جو نہایت آسان ہیں۔ امید ہے آپ انہیں یاد کریں گے اور ہمیشہ پڑھتے رہیں گے:۔

پہلی دُعا

یَاحَیُّ	یَاقَیُّوْمُ	بِرَحْمَتِكَ	اَسْتَغِیْثُ
اے وہ خدا جو ہمیشہ کے لئے زندہ ہے	اے وہ خدا جو ہمیشہ کے لئے قائم ہے	تیری ہی رحمت سے	مَیں مدد چاہتا ہوں

ترجمہ:۔ اے خدا تعالیٰ جو زندہ ہے اور زندگی دینے والا ہے اور جو قائم ہے اور قائم رکھنے والا ہے۔ مَیں تیری رحمت کا طلب گار ہوں۔

دوسری دُعا

یَاحَفِیْظُ	یَاعَزِیْزُ	یَارَفِیْقُ
اے حفاظت کرنیوالے خدا تعالیٰ	اے غالب خدا تعالیٰ	اے مہربانی کرنیوالے خدا تعالیٰ

ترجمہ:۔ اے ہر مصیبت سے حفاظت کرنے والے اور ہر چیز پر غلبہ کے مالک اور مہربان خدا تعالیٰ (ہم تیرے فضلوں کے طلب گار ہیں)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوال و جواب

محمود مبارک شاکر

س :- اگر آپ کو ہم سے ہمدردی ہے تو آپ یہ سوال شائع کر دیں۔

ج :- لیجئے۔ آپ کی خواہش پوری ہو گئی ہے۔

س :- اِس دفعہ سالنامہ کب شائع ہو گا؟

ج :- بس انتظار کرتے رہیئے جلد ہی کوشش کریں گے کہ آپ کی خواہش پوری ہو جائے۔

خلیل الرحمٰن۔ سیالکوٹ

س :- کیا ربوہ میں بھی مچھر پائے جاتے ہیں؟

ج :- یہ حضرت تو ہر جگہ ہی موجود ہیں۔

س :- دُنیا میں اِس وقت سب سے اچھی دولت کیا ہے؟

ج :- ماں۔

س :- قلمی دوستی کا کالم پھر سے کیوں نہیں شروع کر دیتے؟

ج :- اِس رسالہ میں ضرور دیکھ لیں گے۔

فہیم احمد جنجوعہ۔ ربوہ

س :- "خالدِ احمدیت" کا لقب کِن کو کِس کی طرف سے دیا گیا؟

ج :- حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تین بزرگوں کو یہ لقب عطا فرمایا تھا۔ ان کے اسماء یہ ہیں :-

(۱) حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضؓ۔ (۲) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب خادم رضؓ۔ (۳) حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب۔

محمود مبارک شاکر۔ محمد آباد اسٹیٹ

س :- حنفیہ جماعت کا نام کیوں حنفیہ رکھا گیا ہے؟

ج :- کیونکہ اس کے بانی حضرت امام ابوحنیفہ رحؒ ہیں اور ان ہی کے نام کی مناسبت سے ان کی جماعت کو حنفی کہا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ایمان افروز سفر

(مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل)

پیارے بچو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو بھی اس کی راہ میں اخلاص اور خدمتِ دین کی نیّت سے نکلے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے غیر معمولی نظارے دیکھے گا۔ چنانچہ آج آپکو اللہ تعالیٰ کے ایسے ہی پیارے سلوک سے بھرے ہوئے سفر کے بعض حصّے بیان کرتا ہوں۔

گزشتہ سال ماہِ نبوک (ستمبر) میں ہم چند کارکن مرکز سے دَورہ کے لئے نکلے۔ ضلع لائلپور اور ضلع شیخوپورہ کی متعدد دیہاتی جماعتوں میں جانا تھا۔ دفتر کی جیپ کار کے ذریعہ سفر اختیار کیا گیا۔ لائلپور کے ضلع میں تو خیریت رہی مگر جونہی ضلع شیخوپورہ کی طرف روانہ ہوئے تو بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ قصبہ واربرٹن سے مکرم سید سعید احمد صاحب امیر جماعت اور مکرم میاں شیر محمد صاحب نائب امیر جماعت بھی ہمسفر ہو گئے۔ ایک گاؤں بنام جھنگڑ حاکم والا میں رات کو تحریک جدید کا جلسہ منعقد کرنا تھا۔ جوں توں کر کے گاڑیاں پہنچ گئے مگر جوں جوں جلسے کا وقت قریب آتا گیا ویسے ویسے بارش زیادہ سے زیادہ دھماکاتی رہی۔ ایسے مخالف حالات میں ہم یہ سوچ رہے تھے کہ جلسے کا اعلان کیونکر کریں۔ بارش کی وجہ سے لوگوں کا اکٹھا ہونا ممکن نہ تھا۔ مخالفین بھی اندر ہی اندر جلسہ کو ناکام بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔

ہم نماز عشاء ادا کر رہے تھے کہ غیر از جماعت دوستوں کی مسجد سے جو پڑوس میں ہی تھی لاؤڈ سپیکر پر اعلان ہوا:-

"مسلمان بھائیو آج رات کو مرزائیوں کا جلسہ ہو رہا ہے اس میں انہوں نے تصاویر بھی دکھانی ہیں۔ کوئی مسلمان انکے جلسہ میں شریک نہ ہو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے حکمِ خاص سے بادلوں نے پانی برسانا بند کر دیا۔ جلسے کا اعلان تو مخالف کیمپ سے ہو ہی چکا تھا ہمیں اعلان کرنے کی بھی ضرورت نہ رہی۔ مکرم حاجی صاحب جو مقامی جماعت کے صدر تھے، کے ڈیرے پر نہ صرف غیر از جماعت مردوں نے بلکہ عورتوں اور بچوں نے بھی جوق در جوق آنا شروع کر دیا۔ ہم نے فوراً سلائیڈز کی نمائش کے لئے سٹیج تیار کر دیا۔ حاضری اتنی خوشکن ہو گئی کہ یوں معلوم ہوتا تھا گاؤں کا بچہ، بوڑھا، مرد و عورت سب پہنچ گئے ہیں۔ کیچڑ اور نالیاں اور رات کی تاریکی کوئی مخالف چیز بھی ان کے راستہ میں روک نہ بن سکی۔ اسی اثناء میں پھر پڑوس کی مسجد سے اعلان ہوا :-

"او بدنصیب مسلمانو تم سارے ہی مرزائیوں کے جلسے میں چلے گئے ہو مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے کوئی نہیں آیا"

حاضرینِ جلسہ نے اِس اعلان کی کوئی پرواہ نہ کی۔ ایک کان سے سُنا اور دوسرے سے نکال دیا۔ احمدی احباب کے لئے یہ اعلان مخالفین کی ناکامی ان کی اپنی زبانی کے اعلان کے برابر تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی اس غیر معمولی مدد کا نتیجہ تھا کہ جلسہ اس کے فضل و کرم سے بہت بارونق ہو گیا۔ حاضرین نے بڑی خاموشی سے تقریر سُنی اور بڑے انہماک اور دلچسپی کے ساتھ غیر ممالک میں تبلیغِ اسلام کے نظاروں پر مشتمل تصاویر دیکھیں۔

ہمارے جلسہ کے بعد لوگ اپنے گھروں کو پہنچے ہوں گے کہ بارش پھر شروع ہو گئی۔ گویا اللہ تعالیٰ کے حکمِ خاص سے پانی سے لدے ہوئے بادلوں نے اتنی دیر اپنے تئیں روکے رکھا جب تک کہ ہمارا جلسہ بخیر و خوبی ختم نہ ہوا حتیٰ کہ لوگ اس کی برکتوں سے مستفید ہو کر اپنے اپنے گھروں میں بھی پہنچ گئے۔ اس کے بعد بادل برسے اور خوب برسے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

(۲)

دوسرے دن صبح بارش تھم گئی گویا اللہ تعالیٰ نے ہمیں دوسری جماعت میں جانے کا موقع عنایت فرمایا۔ دوسرے دن ایک موضع بنام آنبہ میں پہنچنا تھا۔ ہماری جیپ اگرچہ "بوڑھی" تھی اور مجھ ایسا کمزور ناتجربہ کار اس کو چلانے والا تھا مگر اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت ہمارے شاملِ حال تھی۔ دیہات کے کچے راستے بارش کی وجہ سے دلدل بنے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے۔ ایک ٹکڑا تو مسلسل چار میل کا ایسا تھا کہ اُسے ایک نئی جیپ کے ساتھ کہنہ مشق ڈرائیور بھی عبور کرنے کی جرأت نہ کرتا مگر ہماری آنکھوں کے سامنے وہ ایمان افروز اخلاص کے نور سے منوّر چہرے پھر رہے تھے جو اس چار میل کی مسافت کے بعد آنے والے گاؤں میں ہمارے منتظر بیٹھے تھے منزل کٹھن تھی مگر مقصد عظیم تھا۔ اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے جیپ کو پانی میں ڈال دیا قریباً نصف راستہ طے کیا تھا کہ جیپ جواب دے گئی۔ ہمارے چاروں طرف پانی اور کیچڑ تھا۔ دائیں طرف ذرا ہٹ کر اُونچی زمین تھی وہاں ہمیں چند آدمی نظر آئے۔ ان میں سے ایک شخص جس نے لمبی ڈاڑھی رکھی ہوئی تھی کو خداترس اور دیندار آدمی سمجھ کر مکرم سید سعید احمد صاحب نے درخواست کی کہ بھائی آؤ مل کر جیپ کو دھکا لگائیں اور اسے پانی سے نکال دیں مگر اس نے بڑے طنز سے جواب دیا

"کیا مَیں اِس جیپ میں جُھولے
لیتا رہا ہوں؟"

مکرم شاہ صاحب نے کہا بہت اچھا آپ ہماری مدد نہ کریں خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

اس نے پھر طنز سے کہا:-

"اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا
تو تمہیں یہاں پانی میں پھنساتا؟"

اس بے باک انسان کے ان الفاظ سے دل و دماغ پر ایک چوٹ سی لگی اور امداد کے لئے سب ہمسفر دوستوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا۔ معًا بعد ان کو تسلّی ہو گئی کہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی مدد آنے کو ہے۔ مَیں نے اپنے ساتھی میاں احمد دین صاحب کو کہا کہ انجن پر ایک نظر ڈالو دیکھو کیا نقص ہے۔ انہوں نے ایک نظر ڈالی اور کسی نقص کا علم نہ ہو سکا۔ مَیں نے اللہ کا نام لے کر سیلف لگایا تو جیپ پھر چلنے لگ پڑی۔ اس پر شاہ صاحب نے اس بے باک انسان کو کہا

دیکھو خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے
کہ نہیں؟

اب اس کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا ندامت میں ڈوب گیا۔ شاہ صاحب نے پھر کہا

"آؤ اب جیپ کے جُھولے
بھی لے لو۔"

مگر وہ کھسیانی ہنسی ہنستا رہا۔ اللہ اللہ کہاں جیپ کی وہ حالت کہ بالکل مُردہ کی طرح لوگوں کے کندھوں کی محتاج نظر آتی تھی اور اب کہاں وہ جیپ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے اس نے رواں دواں آنبہ کے اندر جا کر دَم لیا اور پھر وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی غیر معمولی امداد سے نوازا۔ ؎

تری نعمت کی کچھ قلّت نہیں ہے ❊ تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے ❊ مجھے اَب شکر کی طاقت نہیں ہے

یہ کیا احساں ترے ہیں میرے ہادی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

نئے سال کا عجیبی کیلنڈر

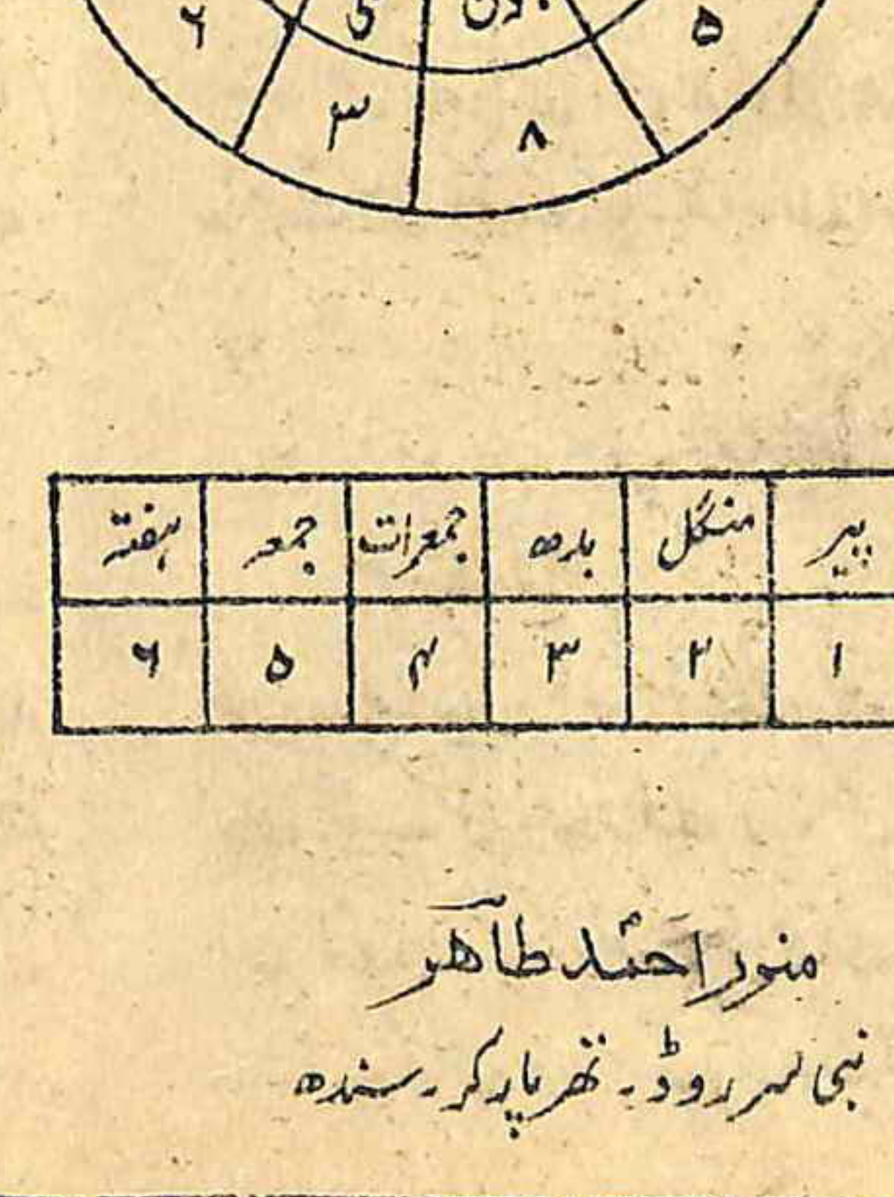

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
۰	۱	۲	۳	۴	۵	۶

طریقہ

جس مہینے کی تاریخ کا دن معلوم کرنا ہو اس مہینے کے آگے لکھے ہوئے ہندسے کو اس تاریخ میں جمع کر دیں۔ حاصل جمع کو سات پر تقسیم کریں۔ جو باقی بچے نیچے چارٹ میں اس ہندسے کے سامنے لکھا ہوا دن ہی آپ کا مطلوبہ دن ہے۔

مثال کے طور پر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ۱۹ اپریل ۱۹۷۱ء کو کونسا دن ہے تو آپ کیلنڈر میں اپریل کے مہینہ میں دیکھیں وہاں ۳ کا ہندسہ ہے اس ہندسہ کو ۱۹ تاریخ میں جمع کریں حاصل جمع ۲۲ آئے گا۔ اب اسے ۷ پر تقسیم کریں تو ۱ باقی بچے گا۔ اس کا مطلب ہے ۱۹ اپریل ۱۹۷۱ء کو سوموار کا دن ہوگا

منور احمد طاہر
نبی سر روڈ۔ تھرپارکر۔ سندھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانتداری

بدر النساء۔ (ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کی امانت رکھو تو اس میں خیانت نہ کرو۔ آپؐ نے فرمایا

الایمان امانۃ

یعنی ایمان امانت ہے

ایک دفعہ آپ سے کسی نے سوال کیا کہ مومن کسے کہتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا مومن اسے کہتے ہیں جو اپنی زندگیاں اور اپنے اموال اس کی امانت میں دے دیں۔ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ابتداء ہی سے دیانت داری کا مجسّمہ تھی۔ لوگ آپکو الامین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ اعلانِ رسالت کے بعد مکّہ کے کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہو گئے تھے۔ وہ آپؐ کے خلاف طرح طرح کی باتیں بناتے تھے اِس کے باوجود وہ آپؐ کی دیانت داری کے قائل تھے۔ ابوجہل حضورؐ کا جانی دشمن تھا لیکن وہ بھی آپؐ کو امین تسلیم کرتا تھا۔

مکّہ کے کافروں کو اپنی امانتیں رکھنے کے لئے آپؐ کے سوا کوئی نظر نہ آتا تھا وہ اپنی امانتیں آپؐ ہی کے پاس رکھتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس جو چیز بھی آتی وہ غریبوں میں امانت سمجھ کر تقسیم کر دیتے اس سے آپؐ کے دیانت داری کے اعلیٰ معیار کا پتہ چلتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی سے ترجمہ

بچّے کی ذہانت

(مبشر احمد بٹ۔ کراچی)

کوئلے کی کان میں سامان سے لدا ہوا ایک ٹرک پھنس گیا۔ اسے باہر نکالنے کے لئے مختلف تدابیر اختیار کی جا رہی تھیں۔ کسی کا کہنا تھا کہ "اگر بالائی حصّے پر لدا ہوا کچھ سامان اُتار لیا جائے تو ٹرک بآسانی نکل سکتا ہے"۔ لیکن ٹرک سے سامان اُتارنا اِس لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سرنگ میں گڑ کر رہ گیا تھا۔

آخر ٹرک کو نکالنے کے لئے انجنیئروں نے متفقہ طور پر فیصلہ کر دیا کہ سرنگ کے بالائی حصّہ کو ڈھا دیا جائے۔ اس حصّے کو منہدم کرنے کے لئے ڈائنامیٹ منگوایا گیا ایک سو سے زائد مزدور کوئلہ صاف کرنے کے لئے وقف کئے گئے اور سرنگ کو دوبارہ تعمیر کرنے کے سلسلہ میں ٹینڈر طلب کر لئے گئے۔ لیکن ابھی ٹرک کو باہر نکالنے کے اِس "وسیع منصوبے" پر عمل شروع ہونے ہی والا تھا کہ ایک مزدور کا گیارہ سالہ لڑکا آیا اور اس نے پھنسے ہوئے ٹرک کا جائزہ لیتے ہوئے کہا

"اگر پہیّوں کی ہوا کم کر دی جائے تو ٹرک باہر نکل سکتا ہے"۔

اس بچّے کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے جیسے ہی پہیوں کی ہوا کم کی گئی ٹرک بڑی آسانی سے باہر نکل آیا۔ اِس طرح ایک بچّے نے لاکھوں روپے کے خرچ سے بچا لیا ؂

★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رنگا رنگ پھول

سکول سے بھاگنے والے

بھاگ کر مکتب سے جو بچپن گزاریں کھیل میں
وہ بڑے ہو کر پہنچ جاتے ہیں اکثر جیل میں

بعد پڑھائی لکھائی

جب لکھائی سے فراغت ہو پڑھائی کر چکو
خوب دوڑو اور کودو اور کچھ ورزش کرو

تاش بازی

تاش بازی بھی بری شطرنج بازی بھی بری
ایسی ہر بازی تمہارے حق میں ہے میٹھی چھری

آوارگی

آہ وہ بدبخت جس کا شغل ہو آوارگی
خون کے آنسو رلائے گی اُسے بے چارگی

جاہلوں کی صحبت

جاہلوں کی ہم نشینی ہو تو تنہائی بھلی
عالموں کی نیک صحبت ہو تو تنہائی بری

وقت کی قدر

جس نے پہچانی نہ کوئی قدر اپنے وقت کی
کامیابی اُس کو حاصل ہو نہیں سکتی کبھی

آج کا کام کل پر نہ چھوڑو

جس نے کل پر آج اپنا کام چھوڑا رہ گیا
کل بھلا دیکھی ہے کس نے خوب کوئی کہہ گیا

کاہلی

جی چرا کر کام سے کاہل نہ بن جانا کبھی
کاہلی سے بڑھ کے انساں کا کوئی دشمن نہیں

احساسِ فرض

تم کو اپنے فرض کا احساس ہونا چاہیئے
اور ذمہ داریوں کا پاس ہونا چاہیئے

علاجِ دشواریاں

ہر قدم پر رونما ہوں گی بہت دشواریاں
یہ مناسب ہے ابھی سے تم کرو تیاریاں

تلك عشرة كاملة

(مرسلہ: (چوہدری) عبدالرب غیرت۔ انسپکٹر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز پنجگانہ

(مبشّر احمد جج۔ سنجر چانگ)

سچ پوچھو تو ہے رُوح کی راحت نماز میں
اور مومنوں کو ملتی ہے لذّت نماز میں

اِسلام کے پانچ ارکان میں سے نماز دوسرا رُکن ہے۔ اس پر ہر مسلمان کا ایمان لانا ضروری ہے۔ یعنی نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرنا۔ بغیر کسی عذر کے علیٰحدہ نماز پڑھنا ٹھیک نہیں۔ قرآن مجید میں سب سے پہلے جو حکم متقیوں اور مسلمانوں کو دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ

یٰاَیُّھا النَّاس اعبدوا
ربّکم الّذی خلقکم
والّذین من قبلکم لعلّکم
تتّقون ۝

یعنی اے لوگو عبادت کرو اس رب کی جس نے پیدا کیا تم کو اور ان کو جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم متقی بنو۔

نماز مرد اور عورت پر یکساں فرض کی گئی ہے۔ یہ ایک فریضہ ہے کہ تندرستی ہو یا بیماری، ہر حالت میں فرض ہے۔ اگر کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر ادا کر سکتا ہے۔ اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر پڑھ لے اور اگر اس کی بھی ہمّت نہیں تو اشاروں سے ہی پڑھ لے۔

ایک حدیث میں ہے کہ

الصّلوٰۃ عماد الدّین

نماز دین کا ستون ہے

یعنی انسان کے اندر دینی رُوح نماز جیسی بہترین عبادت کے ذریعے ہی قائم کی جا سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"نماز کو سنوار کر پڑھو کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اسی میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔"

(ملفوظات)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:-

"نماز میں آنکھوں کا نور ہے"۔

نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں حکم ہے:-

اقیموا الصلوٰۃ

جس کا مطلب یہی ہے کہ نماز کو باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے۔

مسلمان اور کافر میں صرف فرق یہی ہے کہ مسلمان خدا تعالیٰ کی عبادت سے نوازا گیا ہے اور کافر اس نعمت سے محروم ہے۔ نماز ہر ایک بدی سے بچاتی ہے۔

ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے بہت تاکید کی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز ادا کرنے کی غرض سے اپنے گھر سے چلتا ہے تو اسے اپنے ایک قدم اٹھانے پر ایک نیکی کا ثواب ہوتا ہے اور دوسرا قدم اٹھانے سے ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے دور سے چل کر آنا چاہیئے تاکہ زیادہ ثواب ہو۔

آخر میں میں اپنے ننھے منے بھائیوں سے عرض کرتا ہوں کہ نماز باجماعت ادا کریں۔ خدا تعالیٰ مجھے بھی نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

دولت

آپ اس غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیئے کہ دولت آپ کی تمام ضروریات کو پورا کر سکتی ہے

- دولت سے ہم عینک خرید سکتے ہیں لیکن نظر اور آنکھ کا نور نہیں خرید سکتے۔
- دولت سے ہم کتابیں خرید سکتے ہیں مگر علم نہیں۔
- دولت سے ہم ادویات خرید سکتے ہیں لیکن صحت نہیں۔
- دولت سے سامانِ آرائش تو خریدا جا سکتا ہے مگر حسن نہیں۔

(شہزادہ قمرالدین مبشر۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمتِ والدین

ارشد محمود تبسّم - گوجرانوالہ

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک علقمہ نامی شخص رہتا تھا۔ وہ بہت پرہیزگار، نمازی اور عبادت گار تھا۔ ایک دن وہ بہت بیمار ہو گیا۔ اس نے بہت علاج کروایا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوُا۔ آخر ایک دن اس کی حالت بہت خراب ہو گئی تو اس کی بیوی نے ایک آدمی دربارِ رسالت میں بھیجا اور عرض کیا کہ علقمہ کی حالت بہت خراب ہے اور مرنے کے قریب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابی تھے بھیجا کہ اس کی حالت جا کر دیکھیں کہ کیسی ہے؟ جب دونوں صحابہ کرامؓ علقمہ کے گھر پہنچے تو وہ بالکل مرنے کے قریب تھا انہوں نے کوشش کی کہ آخری وقت میں علقمہ کی زبان پر کلمہ طیّبہ لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ جاری ہو جائے لیکن علقمہ کی زبان نہ کھُلی۔ چنانچہ اِس بات کی اطلاع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی آپؐ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ علقمہ کی ماں کے پاس جاؤ اور کہو کہ رسول اللہ تمہیں سلام کہتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر تم یہاں آسکو تو بہتر ورنہ مَیں خود وہاں آجاتا ہوں۔ حضرت بلالؓ علقمہ کی ماں کے پاس گئے اور آپؓ کا پیغام اس کو دیا تو علقمہ کی ماں نے کہا میری جان حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ قربان ہو جائے مَیں خود وہاں جاتی ہوں۔ چنانچہ وہ جب حضورؐ کے پاس آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ اے علقمہ کی ماں مَیں جو کچھ تم سے دریافت کروں سچ سچ بتا دینا۔ اگر تم سچ سچ نہ بتاؤ گی تو حضرت جبریل آکر مجھے بتا دیں گے۔ علقمہ کی ماں نے کہا مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اور وہ بھی آپؐ کے سامنے !! آپؐ جو بھی مجھ سے پوچھیں گے مَیں اس کا بالکل صحیح صحیح جواب دوں گی۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علقمہ کس طرح کی زندگی بسر کرتا رہا ہے۔ تو علقمہ کی ماں نے جواب دیا بہت پاکیزگی کی زندگی بسر کرتا رہا ہے۔ وہ نمازیں پڑھتا تھا۔ روزے رکھتا تھا۔ صدقہ دیتا تھا۔ غرض ہر وہ کام کرتا تھا جس کو نیکی کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں تم سے اس کے نماز روزے کے متعلق نہیں پوچھ رہا بلکہ مَیں تم سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ اس کا سلوک تمہارے ساتھ کیسا تھا اور تُو اس سے راضی ہے یا نہیں۔ تو علقمہ کی ماں نے جواب دیا کہ مَیں اس سے راضی نہیں ہوں۔ اس پر حضورؐ نے دریافت فرمایا۔ کیوں ؟ تو علقمہ کی ماں نے جواب دیا وہ اپنی عورت کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا تھا۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک صحابہ کرامؓ کی طرف کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

"ماں باپ اگر فرزند سے
ناراض ہوں تو اس کی زبان
پر مرتے وقت کلمہ شہادت
نہیں آ سکتا"

اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علقمہ کی ماں سے فرمایا کہ اے علقمہ کی ماں ! تُو اسے معاف کر دے اور اس سے راضی ہو جا۔ لیکن اس نے جواب دیا کہ مَیں اس کو معاف نہیں کر سکتی کیونکہ میرا دل رنجیدہ ہے۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دیا تاکہ علقمہ کو زندہ جلا دیا جائے اور وہ جہنّم کی آگ سے بچ جائے۔ اس پر علقمہ کی ماں نے کہا یارسول اللہ ! آپ میرے جگرگوشے کو یُوں آگ میں جلائیں گے تو مجھ سے یہ صدمہ برداشت نہیں ہو گا۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا اے علقمہ کی ماں ! دوزخ کی آگ اِس دُنیا کی آگ سے بہت زیادہ تیز ہے۔ اور اگر مَیں اِس دُنیا میں اس کو نہ جلاؤں گا تو اس کو دوزخ کی آگ میں جلا دیا جائے گا۔ اور اگر تُو یہ چاہتی ہے کہ وہ ان دونوں آگوں سے محفوظ رہے تو تُو اس کو معاف کر دے اور اس سے راضی ہو جا۔ مجھ کو خدا کی قسم ! جس کے قبضہ میں میری جان ہے

"نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ صدقہ و
خیرات اور دیگر عبادتیں اس کو
اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں
دیں گی جب تک تُو اس کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاف نہیں کرے گی"۔

علقمہ کی ماں یہ سُن کر زاروقطار رونے لگی اور اس نے کہا یا رسولؐ اللہ آپ گواہ رہیں مَیں نے اپنے بیٹے علقمہ کو معاف کر دیا اور اس سے راضی ہو گئی، دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے بلالؓ علقمہ کے پاس جاؤ اور جا کر دیکھو کہ اب اس کی زبان سے کلمہ نکلتا ہے یا نہیں۔ حضرت بلالؓ اُٹھے اور علقمہ کے گھر گئے۔ ابھی دروازے ہی میں قدم رکھا تھا کہ ان کے کانوں میں لا الٰہ الّا اللہ محمّد رّسول اللہ کی آواز آئی۔ یعنی علقمہ کی زبان پر کلمہ جاری ہو چکا تھا۔

اس کے بعد علقمہ کا آخری وقت آ گیا اور اس کی رُوح جسم کی قید سے آزاد ہو گئی اور اس کے بعد حضورؐ نے اس کا جنازہ خود پڑھایا اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیوی کو اپنی والدہ سے زیادہ عزیز رکھے گا اس کا یہی حال ہو گا۔

پیارے بچّو! اب تمہیں چاہیئے کہ تم اپنے والدین کو کبھی ناراض ہونے کا موقع نہ دو۔ اور ہمیشہ ان کی عزّت کرو۔ کیونکہ والدین خاص کر والدہ کی خدمت کرنے ہی سے جنّت میں جگہ مل سکتی ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ

"الجنّۃ تحت اقدام الامّھات"

ماں کے پاؤں تلے جنّت ہے

اِس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم جنّت کو حاصل کرنے کے لئے اپنی والدہ کی خوب خدمت کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو والدین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

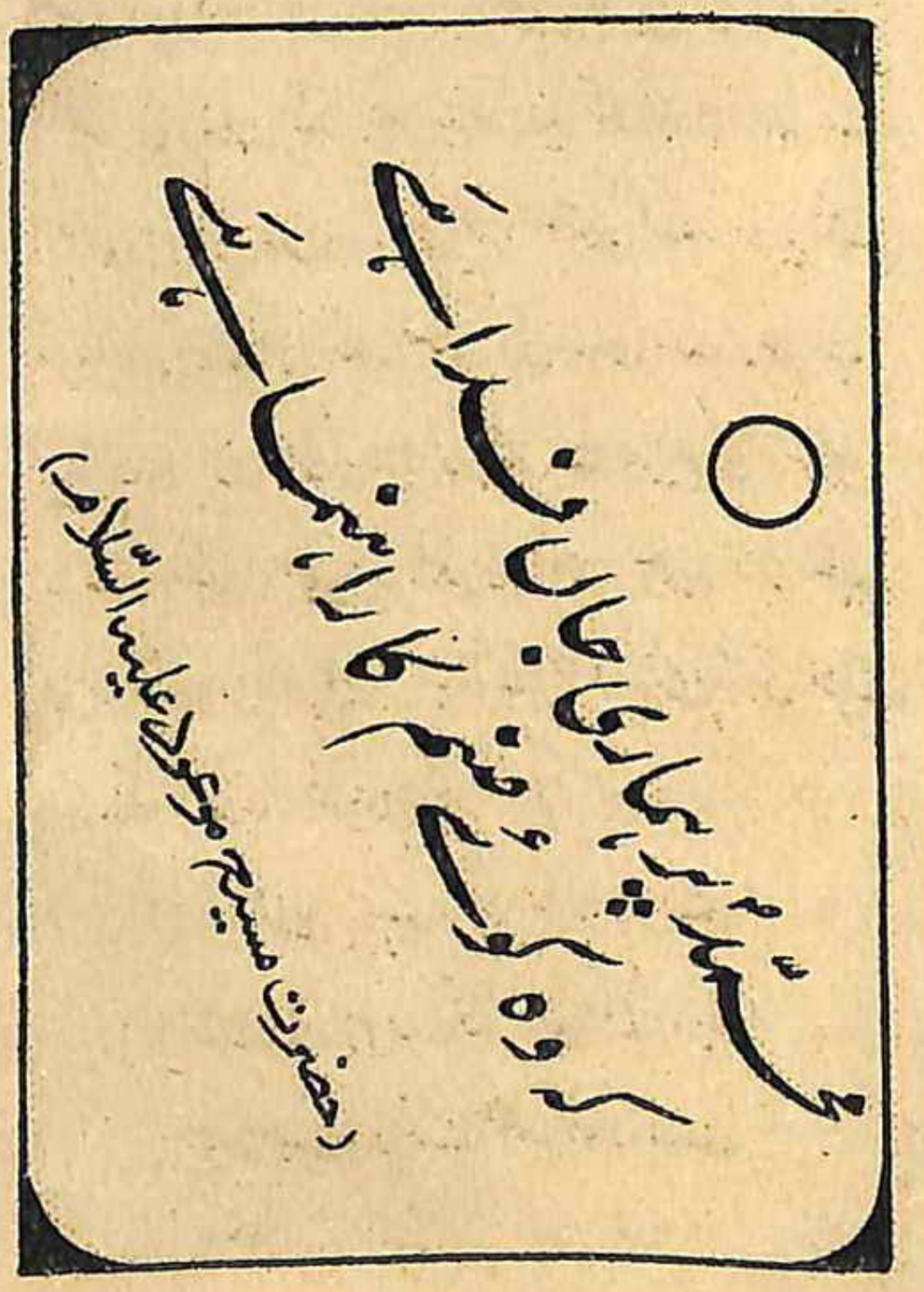

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں نے دوستی کا حق ادا کر دیا

(منوّر احمد - بہاولپور)

جب ہم لاہور میں قیام پذیر تھے ان دنوں مَیں نویں جماعت میں پڑھا کرتا تھا ہم چار بہن بھائی تھے۔ نوحی اور گڈو پرائمری کلاسوں میں تھے۔ اور ننھّی فوزیہ ابھی اس قابل نہیں ہوئی تھی کہ اسے سکول میں داخل کروایا جائے۔ ابّو ایک مقامی فارم میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے۔ تنخواہ معقول تھی۔ ابّو اور امّی جان ہم سب کو دل و جان سے عزیز رکھتے تھے۔ زندگی میں وہ کونسی خواہش تھی جو ہمیں حاصل نہ تھی۔ روزانہ نوکر ہم سب کو سکول چھوڑ کر آتا اور واپس لے کر آتا۔ محلہ کے سب لوگ ہماری زندگی پر رشک کرتے۔ مَیں سکول میں ہمیشہ اوّل آتا تھا۔ ماسٹر صاحبان اور دوسرے کلاس فیلو میری اس قابلیت پر فخر محسوس کرتے تھے کیونکہ مَیں خود محنتی تھا اس لئے محنتی اور شریف لڑکوں کو مَیں بہت پسند کرتا تھا۔ فرخ جو میرا کلاس فیلو تھا بالکل میری طرح ہر وقت پڑھائی میں مشغول رہتا۔ وہ محنتی اور قابل ہونے کے ساتھ ساتھ بہت غریب بھی تھا۔ مجھے ہمیشہ غریب لوگوں سے ہمدردی رہی ہے۔ اسی وجہ سے ہم دونوں دوست بن گئے۔ رفتہ رفتہ میری اور اس کی دوستی بڑھتی گئی اور پھر ہم دونوں ایک دوسرے کو دل و جان سے چاہنے لگے۔ وہ اکثر میرے گھر آ جاتا اور ہم اکٹھے بیٹھ کر سکول کا کام کرتے اور بعد میں اکٹھے کھیلتے۔ وہ میرا عزیز ترین دوست تھا۔ کیونکہ وہ غریب تھا اِس لئے اکثر مَیں اس کی مدد کرتا۔ مَیں کبھی بھی اس کو ایک پیسہ خرچ کرنے نہیں دیتا تھا۔ اکٹھے رہنے، اکٹھا کھیلنے سے کبھی کبھی مجھے ایسا محسوس ہوتا کہ وہ میرا حقیقی بھائی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ روزانہ ہنسی خوشی سکول آتا تھا لیکن ایک دن جب وہ سکول آیا تو کچھ اداس اور پریشان دکھائی دیا۔ اس کا چہرہ اُترا ہُوا تھا۔ سارا دن ایسے ہی گزر گیا۔ چھٹی کے وقت راستے میں مَیں نے اس کی پریشانی کی وجہ پوچھی۔ پہلے تو وہ خاموش رہا۔ اور پھر کچھ دیر کے بعد بولا: ہاں دوست مَیں بہت ہی اُداس ہوں۔ اگر مَیں اداسی کی وجہ تمہیں بتاؤں تو شاید تم بھی اداس ہو جاؤ۔ مجھ سے نہ رہا گیا اور مَیں نے کہا آخر ایسی کونسی پریشانی ہے پتہ تو لگے۔

ابّا جان کی تبدیلی ہو گئی ہے۔ یہ کہتے ہوئے اس کی آواز بھرّا گئی۔ یہ خبر سُننے کے لئے میرے کان تیار نہیں تھے۔ پہلے مَیں مذاق سمجھا لیکن وہ تو بہت سنجیدہ لہجہ میں بتا رہا تھا۔

مجھے واقعی بہت دُکھ ہُوا اور مَیں اس کے متعلق سوچنے لگا۔

اس کے والد صاحب ایک دفتر میں کلرک تھے۔ ان کو یہاں آئے ہوئے سال بھی نہ ہُوا تھا۔ مَیں حیران تھا کہ اِس قدر جلدی یہ معاملہ کیسے پیش آیا۔ ہم سارا راستہ خاموش رہے اور پھر اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ جانے سے پہلے مَیں نے اسے شام کو آنے کے لئے کہا۔ وہ رضامند ہو گیا۔

گھر آتے ہی مَیں بستر پہ لیٹ گیا۔ کھانا بھی نہیں کھایا۔ امّی جان نے بہت کہا لیکن مَیں نے بھُوک نہ ہونے کا بہانہ کر دیا۔

شام کے وقت وہ میرے گھر آیا۔ اداسی اور پریشانی کا وہی عالم تھا۔ ہم دونوں سخت پریشان تھے۔ جدائی ہمارے بس کی بات نہ تھی لیکن تقدیر کے آگے کِس کی چلتی ہے۔ وہ مجھ سے پوچھنے لگا:۔

منور کیا میرے چلے جانے کے بعد تم مجھے بھُلا تو نہ دو گے۔

مَیں نے کہا: مَیں تمہیں کیسے بھُلا سکتا ہوں۔ خدا کی قَسم اگر کسی وقت بھی تمہیں میری ضرورت پڑے خط لکھ دینا۔ مَیں تمہارے ساتھ گزارے ہوئے لمحات زندگی بھر نہیں بھُول سکتا۔

اور پھر وہ دن بھی آیا جب انہوں نے سرگودہا کے لئے روانہ ہونا تھا۔ گاڑی آ چکی تھی۔ سب مسافر سوار ہو رہے تھے۔ جُدا ہونے والے ایک دوسرے سے گلے مل رہے تھے۔ مَیں نے فرّخ کو گلے لگایا۔ اور جب وہ مجھ سے علیٰحدہ ہُوا تو اس کی آنکھوں میں آنسو جھلک رہے تھے۔ گاڑی نے سیٹی بجائی اور دھواں چھوڑتی ہوئی منزل کی طرف روانہ ہو گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں گھر چلا آیا۔

مَیں اکثر اسے یاد کرتا رہتا۔ جب بھی خط اس کی طرف سے آتا مَیں اس کا جواب دے دیتا۔ مَیں اکثر اس کی یاد میں مگن رہتا۔

اور پھر اچانک حالات نے پلٹا کھایا۔ جس فرم میں ابّو کام کرتے تھے اس کو روز بروز نقصان ہونے لگا۔ اس فرم میں بننے والی اشیاء لوگوں میں ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھی جانے لگیں۔ اور اسی وجہ سے مالکان کو اپنی فرم بند کرنی پڑی۔ فرم بند ہونے سے وہاں کے تمام ملازم بے روزگار ہو گئے جس میں ابّو بھی شامل تھے۔ ہم سب بہت پریشان ہوئے۔ لیکن جو ہونا ہو، ہو کر ہی رہتا ہے۔

اب ہمارے وہ حالات نہیں رہے تھے۔ نوکر چاکر ساتھ چھوڑ گئے تھے۔ اب ہمیں پیدل سکول جانا پڑتا تھا۔ یہ تو ہم بخوبی جانتے تھے کہ پاکستان میں ملازمت حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

ابّو کو ملازمت کی تلاش میں کئی ماہ گزر گئے۔ ہمارا میٹرک کا امتحان بھی سر پہ آتا جا رہا تھا۔ گھر میں جو کچھ تھا وہ آہستہ آہستہ بِک چکا تھا۔

آخر عرصہ کی تگ و دَو کے بعد ابّا جان ایک دفتر میں کلرک ہو گئے۔ تھوڑا بہت گزر ہونے لگا۔ لیکن جہاں کئی سو روپے تنخواہ تھی اس کے مقابلہ میں صرف سَو روپیہ بہت ہی کم تھا۔

اِدھر ماسٹر صاحب نے امتحان کے لئے داخلہ جمع کرانے کا مطالبہ کیا۔ مَیں سخت پریشان ہُوا۔ گھر میں تو گزارہ مشکل سے ہو رہا تھا اور داخلہ کے لئے چالیس روپے کی ضرورت تھی۔ ابّو سے بات کی وہ بھی سخت پریشان ہوئے۔ گھر کا گزر کرتے یا داخلہ دیتے۔ عجیب مصیبت کا سامنا تھا۔ اس سال امتحان دینا مشکل نظر آ رہا تھا۔ آخر کافی سوچ بچار کے بعد امّی جان نے اپنی ہاتھ کی انگوٹھی بیچنے کو کہا۔ دل تو نہیں چاہتا تھا لیکن اِدھر تعلیم کا معاملہ تھا بادلِ نخواستہ مَیں انگوٹھی لے کر بازار کی طرف روانہ ہُوا اور وہاں ایک سنار کو دکھائی۔ اس نے پچّاس روپے میں خرید لی۔ پیسے لے کر واپس گھر آ رہا تھا کہ راستے میں ڈاکیہ مل گیا اور اس نے ایک لفافہ میرے ہاتھ میں دیا۔ دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ خط فرخ کا ہے۔ خوشی سے کھولا اور پڑھنے لگا۔ لکھا تھا:۔

ڈیر فرینڈ! السلام علیکم

امید ہے خیریت ہو گی۔ پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی کئی خطوط لکھ چکا ہوں
لیکن جواب کسی کا بھی نہیں
ملا۔ ایک تو اس وجہ سے
پریشان ہوں ادھر حالات
نے اس نازک موڑ پہ لا کھڑا
کیا ہے کہ کیا بتاؤں۔ ابّو
سخت بیمار ہیں اور تقریباً
سب تنخواہ دواؤں کی نذر
ہو گئی۔ ادھر امتحان کا
داخلہ دینا ہے۔ بخدا سخت
پریشانی میں مبتلا ہوں۔ کوئی
صورت نظر نہ آئی تو آپ کو
خط لکھ رہا ہوں۔ اگر ہو سکے
تو داخلہ کے لئے چالیس روپے
منی آرڈر کر دیجئے۔ مَیں آپ کا
ہمیشہ احسان مند رہوں گا اور
جلد ہی واپس کر دوں گا۔

والسّلام

آپ کا فرخ

خط پڑھتے ہی میرے دماغ میں گزرے ہوئے واقعات ایک تصویر کی طرح گھومنے لگے۔ سوچنے لگا۔ ایک طرف اپنے مستقبل کی فکر اور دوسری طرف اُس سے کئے ہوئے وعدے رہ رہ کر یاد آ رہے تھے۔ اسے کیا معلوم کہ اب ہمارے حالات کیسے ہیں؟ دِل کہتا تھا کہ اسے تفصیلاً خط لکھ کر اپنے حالات سے آگاہ کروں اور دوسری طرف یہ ڈر تھا کہ وہ اسے بالکل جھوٹ سمجھے گا مجھے دوستی کا رہ رہ کر خیال آ رہا تھا۔ آخر مَیں نے روپے بھیجنے کا فیصلہ کر لیا اور سیدھا ڈاک خانے گیا اور پچاس میں سے چالیس روپے جو مَیں انگوٹھی بیچ کر لایا تھا اسے بھیج دیئے۔ اور پھر گھر آ گیا۔ ابّو نے روپے کے متعلق پوچھا۔ مَیں نے صاف صاف بتا دیا۔ اور پھر انہوں نے صرف اتنا کہا کہ تمہارے امتحان کا کیا بنے گا؟ مَیں نے اس سال امتحان دینے کا ارادہ ترک کر دیا۔ داخلے کی آخری تاریخ میں صرف دو دن باقی تھے۔ مَیں بہت اداس تھا لیکن ایک طرف سے بہت خوش۔

عین ایک دن پہلے ابّو نے دفتر سے آتے ہی مجھے چالیس روپے دیئے اور کہا کہ داخلہ جمع کروا دو۔ مَیں حیران تھا کہ یہ روپے کہاں سے آئے۔ لیکن یہ ان سے پوچھنے کا وقت نہیں تھا مَیں سیدھا سکول گیا اور روپے کلرک کے پاس جمع کرا دیئے۔ امتحان کی تیاری میں مشغول ہو گیا۔ مَیں بہت خوش تھا کہ میرا بھی کام بن گیا اور فرخ کا بھی۔ خوشی کیوں نہ ہوتی مَیں نے دوستی کا حق ادا کیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مزاحیہ

معاف کیجئے گا!

(احمد ندیم احمد)

گرمیوں کی تعطیلات گزارنے کے لئے ہم اپنے دوست حمید صاحب کے ہاں حیدرآباد گئے۔ وہ اکثر اپنے ایک دوست ترنم صاحب کا ذکر کیا کرتے تھے مجھ سے کہتے عظیم بھیّا بالکل تمہارے جیسی طبیعت پائی ہے انہوں نے۔ مصوّری میں ماہر ہیں اور ذوقِ شاعری بھی رکھتے ہیں کبھی موقع ملا تو آپ کو ضرور ترنم صاحب سے ملواؤں گا۔۔۔ میں دوستوں کے معاملہ میں بڑا محتاط تھا مگر حمید صاحب کی وکالت نے ترنم صاحب سے ملنے کا اشتیاق دلا ہی دیا۔۔۔

اتوار کی صبح ہم دونوں حمید صاحب کی نئی سائیکل پر سوار ترنم صاحب کے گھر کی طرف جا رہے تھے۔ ایک کھلی گلی سے گزر کر ایک تنگ گلی میں پہنچے۔ اس سے کچھ آگے اُس گلی کی دائیں طرف کچھ زیادہ تنگ گلی سے گزرنا پڑا۔ ذرا آگے بائیں طرف کچھ زیادہ ہی تنگ گلی سے ہوتے ہوئے ہم ایک ایسی گلی میں پہنچ گئے جہاں دو آدمیوں کے گزرنے کے لئے اچھا خاصا اہتمام کرنا پڑتا تھا۔ اب حمید صاحب سائیکل لئے میرے آگے آگے چل رہے تھے اور میں اُن کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا۔ کچھ دُور چل کر حمید صاحب نے ایک دروازہ کے سامنے سائیکل کھڑی کی اور خود دروازے پر دستک دینے لگے۔۔۔ ٹھک۔۔۔ ٹھک۔۔۔ ٹھک۔ ادھر سائیکل نے ساری گلی کا راستہ روک رکھا تھا۔۔۔ اور میں آنے جانے والوں کو کانٹے بدل بدل کر مختلف زاویوں سے گزار رہا تھا۔ کوئی بڑبڑاتا ہوا نکل جاتا ۔۔۔ جو ذرا خوش مزاج نکلتا اتنا کہہ جاتا۔۔۔ "نوازش ہے"۔۔۔ "شکریہ" وغیرہ۔۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دروازہ کھٹکھٹانے کے باوجود ابھی تک اندر سے کوئی شخص نمودار نہیں ہوا تھا۔۔۔ حمید صاحب بڑے انہماک سے کبھی دروازے کی درازوں سے جھانکتے اور کبھی دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیتے۔۔۔ آخر اُکتا کر کہنے لگے تم یہیں کھڑے رہو مَیں ساتھ والے مکان سے پتہ کرتا ہوں۔۔۔ اسی دوران ہمارے عقب سے ایک موٹے سے صاحب نمودار ہوئے ... آتے ہی کہنے لگے " ارے او سائیکل کو رستہ سے کیوں نہیں ہٹاتے" ...." بھائی تہذیب سے بات کرو کہاں لے جاؤں سائیکل کو"۔۔ مَیں نے اُن کے موٹے سے جسم کا جائزہ لیتے ہوئے کہا... مگر اس سے پہلے کہ حمید صاحب ہماری طرف متوجّہ ہوں ایک عدد " فولادی" گھونسا ہمارے شاہِ مزاج جبڑوں پر رسید ہو چکا تھا... ہماری خوش قسمتی ملاحظہ کیجئے کہ حمید صاحب پلٹتے ہی پھٹ پڑے ۔۔۔ "اُف ترنم صاحب آپ نے یہ کیا کر دیا" حمید صاحب کے فقرے سے اگر ہمیں جلد ہی یہ احساس نہ ہو جاتا کہ وہ صاحب ترنم صاحب ہیں تو... یقین مانیئے ... ہم ایک ہی ہینڈ ہک سے ترنم صاحب کو ناک آؤٹ کر دیتے ۔۔۔ اور اُن کو یہ کہنے کا موقع ہی نہ دیتے ..." معاف کیجئے گا"۔ مَیں سمجھا آپ ... اور مجھے جواب میں اخلاقاً کہنا پڑا ... کوئی بات نہیں ایسا ہو ہی جاتا ہے ... انہوں نے بڑی معذرت چاہی ... اور ہمیں اپنے ڈرائنگ روم میں لے گئے۔ چائے تو آپ پئیں گے نا؟... مجھے تو ترنم صاحب سے نظریں ملانے کی جرأت نہیں ہو رہی تھی ... حمید صاحب فوراً بولے ... کیوں نہیں! ترنم صاحب نے آواز دی " ارے او فیضو ... جلدی سے تین کپ " پیور" چائے لے آؤ"... بعد میں علم ہوا کہ پیور کے معنی خالص اور عمدہ چائے کے ہیں ... حیدرآباد کے ہوٹلوں میں چائے پینے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ سپیشل، چالو اور دودھ پتی کے علاوہ "پیور" بھی چائے کی ایک قسم ہے...

مختلف موضوعات پر باتیں ہو رہی تھیں ... ایک گھنٹہ گزرنے تک چائے کا کوئی نام و نشان ظاہر نہ ہوا تھا... مَیں یہی سمجھتا رہا کہ شاید ترنم صاحب کا نوکر کچھ تکلّف کر رہا ہے ... یہ تو آپ جانتے ہیں کہ ایسی اُمید سے اضطراب بڑھ جاتا ہے ... اور ہماری بھی یہی حالت تھی ع لاکھوں طرح کے لُطف تھے اِس اضطراب میں

جب ترنم صاحب نے اپنی بیاض نکالی تو اضطراب کا لُطف اَور بڑھ گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمانے لگے عظیم بھیّا چائے آنے تک ایک غزل سُن لو...

"فرمائیے... ضرور سُنیں گے"...

ہم نے کہا... اور وہ گویا ہوئے۔ غزل کا مطلع سُنتے ہی ہم سمجھ گئے کہ یہ تو ہمارے دوست جناب راہی بگولا صاحب کی غزل ہے... جو ترنم صاحب نے بلاجھجک خود سے منسلک کر لی ہے... مگر حسنِ ظن قائم رکھنے کی خاطر ہم نے داد کے پُل باندھ دیئے۔ مشاعروں میں شاعروں کو جو کچھ کہتے سُنا تھا سب کچھ کہہ دیا... واہ ... واہ... کمال ہے... کیا خوب فرمایا... کیا خوب مطلع عرض کیا ہے... مکرّر... مکرّر... وغیرہ... جہاں ہم داد دیتے جاتے تھے ترنم صاحب کا جوشِ غضب بڑھتا جاتا تھا... اور پھر اچانک انہوں نے ایک دوسری غزل شروع کی۔ آپ اندازہ کیجئے میری حالت کا کہ میری ہی غزل کے الفاظ ترنم صاحب کے ہونٹوں پہ ناچ رہے تھے... اور مَیں سرنگوں بیٹھا... واہ... واہ کہے جا رہا تھا... اور احساسِ برتری سے اُن کی گردن تنی جا رہی تھی...

اتنی دیر میں چائے آ گئی۔ ترنم صاحب کچھ دیر کے لئے ادھر متوجّہ ہو گئے... پھر سُنانا شروع کیا ہم سُنتے رہے وہ سُناتے رہے چائے کے ساتھ ہماری داد بھی سرد ہوتی گئی۔ کچھ دیر بعد ترنم صاحب ایک غزل سُناتے ہوئے مقطع پر پہنچے فرمانے لگے... "آج ترنم غزل سرا ہوتا ہے"

ہم کو شرارت سُوجھی فوراً فقرہ چُست کیا

— "لوگ کانوں میں انگلیاں دے لیں"

حمید صاحب نے خوب داد دی... واہ... واہ... کیا خوب کہا ؎

آج ترنم غزل سرا ہوتا ہے
لوگ کانوں میں انگلیاں دے لیں

ہم نے ترنم صاحب کے تیور دیکھ کر فوراً کہہ دیا "معاف کیجئے گا" ترنم صاحب... دراصل... اور وہ کہہ بھی کیا سکتے تھے بس یہی کہ... کوئی بات نہیں عظیم بھیّا ایسا ہو ہی جاتا ہے...

مَیں زندگی میں پہلی بار سمجھا تھا کہ معاف کیجئے کا فقرہ کس موقع پر استعمال کیا جاتا ہے... اور... کوئی بات نہیں ایسا ہو ہی جاتا ہے" کا استعمال کیا ہے۔

کسی بھی بااخلاق آدمی کو اذیت دینے کے بعد اگر آپ اتنا کہہ دیں۔ ...معاف کیجئے گا" مَیں غلط سمجھا تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے خیال میں وہ آپ کو اس کے علاوہ کچھ نہیں کہے گا "کوئی بات نہیں اتفاق ہو ہی جاتا ہے" یا ایسا ہو ہی جاتا ہے۔

مَیں ان ہی خیالات کے سمندر میں غوطے لگا رہا تھا کہ حمید صاحب کہنے لگے عظیم بھیّا اب چلیں۔ ترنم صاحب سے اجازت چاہتے ہوئے ہم رخصت ہُوا چاہتے تھے کہ وہ کہنے لگے معاف کیجئے گا مَیں آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکا۔ آپ خود ہی ہمارے دوست کا تکلّف دیکھئے بھلا ایک عدد مُنہ توڑ گھونسے اور کھوپڑی میں اُتر جانے والی غزلوں کے سوا ہماری کیا خدمت ہو سکتی تھی۔

مجھے شدّت سے احساس ہو رہا تھا کہ ہم نے اپنے دوست کو مزید خدمت کا موقع نہیں دیا۔

اعتذار

اس ماہ کا رسالہ بعض وجوہات کی بناء پر دیر سے شائع ہو رہا ہے جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے انشاء اللہ آئندہ رسالہ وقت پر شائع ہوتا رہے گا۔

اِدھر اُدھر سے

• فرانس میں "کولمار مس" نام کا ایک چشمہ ہے یہ اپنی خصوصیت اور انوکھے پن کے اعتبار سے دنیا کا عجیب و غریب چشمہ ہے۔ اس چشمے کا پانی غیر یکساں وقفوں کے ساتھ نکلنا بند ہو جاتا ہے اور خود بخود دوبارہ بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس چشمے سے پانی بند ہونے اور دوبارہ بہنے کا عمل دن میں صرف آٹھ بار ہوتا ہے اور اس تعداد میں کبھی بھی فرق نہیں پڑتا۔

• جاپان میں ہر سال اوسطاً دس لاکھ سانپ پکڑے جاتے ہیں اور ان میں سے آٹھ لاکھ سانپ کھانے کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہاں سانپ کے کھانوں کے ساتھ ہی ساتھ سانپ کے خون سے کشید کی ہوئی شراب بھی بہت مقبول ہے۔

• آسٹریلیا کی مُرغی کا چوزہ انڈے سے نکلتے ہی اُڑنے اور اپنی حفاظت آپ کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

مبشر احمد بٹ
——— کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھوٹ کی سزا

(مرزا مظفر احمد کریم - صدر حیدر آباد - سندھ)

آج کیمسٹری کے استاد مبین صاحب طبیعت کی خرابی کی وجہ سے اسکول نہیں آئے تھے اسی لئے کیمسٹری کا پیریڈ خالی تھا۔ کلاس کے تمام لڑکے باتوں میں مست تھے۔ مَیں، وحید، منصور، طارق، افضال اور اسلم بھی آپس میں محوِ گفتگو تھے۔ مَیں بولا اَماں یار! دل چاہتا ہے کہ ذرا پکنک منائی جائے کہو کیا ارادہ ہے؟... ارادہ تو نیک ہے... وحید بول پڑا... تو پھر کوئی پروگرام بناؤ نا!... منصور بولا... ہاں ہاں... کیوں نہیں؟... مَیں نے جواب دیا... آخر کافی سوچ بچار کے بعد یہ طے پایا کہ پکنک کے لئے "رانی باغ" موزوں جگہ ہے۔ (رانی باغ ہمارے گھر سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر واقع ہے)۔ اور اتوار کا دن اور شام چار بجے کا وقت مقرر ہوا۔ مَیں نے وحید، منصور، افضال، طارق اور اسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: تم سب لوگ اتوار کو شام چار بجے میرے گھر پہنچ جانا۔ مگر ہاں وقت کی پابندی کا خیال رکھنا۔ سب لڑکوں نے ہاں کر دی اور "سلام" کر کے رخصت ہو گئے...

آخر خدا خدا کر کے اتوار کا دن آ ہی گیا۔ اتوار کی صبح ہی کو مَیں نے امّی جان سے کہا... امّی امّی! آج شام کو چار بجے مَیں اپنی کلاس کے چند دوستوں کے ہمراہ پکنک منانے رانی باغ جاؤں گا... مگر امّی جان نے اُسی وقت سختی سے منع کر دیا۔ مَیں نے بہت ضد کی مگر امّی جان نہ مانیں آخر مجبوراً مَیں خاموش ہو گیا... شام چار بجے وحید، منصور، طارق، افضال اور اسلم کھانے پینے کے سامان سمیت میرے گھر پہنچ گئے۔ مَیں نے اُنہیں تمام حقیقت سے آگاہ کر دیا تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلم بول پڑا... اماں یار کوئی نہ کوئی بہانہ کر کے آجانا۔ مَیں نے جواب دیا ہاں ٹھیک ہے دیکھا جائے گا۔ ہم تمہارا وہیں انتظار کریں گے، افضال نے کہا۔ یہ کہہ کر وہ پانچوں دوست تو چلے گئے مگر مجھے کسی لمحہ چین نصیب نہ ہوا۔ مجھے شدید بےچینی ہو رہی تھی۔ ان کو گئے ابھی مشکل سے ایک گھنٹہ ہی گزرا ہو گا کہ... مَیں نے کپڑے تبدیل کئے... اور خوب اچھی طرح تیار ہو کر امّی جان سے بولا... کہ... امّی جان وہ ... کل کلاس کے ایک دوست انور فرید نے مجھ سے میری الجبرا کی کاپی لے لی تھی۔ ... اَب مَیں اُس کے گھر... اپنی کاپی واپس لینے جا رہا ہوں... امّی جان نے کہا اچھا ... مَیں نے سائیکل کو صاف کر کے باہر نکالا اور بجائے انور فرید کے گھر جانے کے رانی باغ کی جانب چل پڑا... کیونکہ مَیں گھر سے جھوٹ بول کر نکلا تھا اِسی لئے دل میں کچھ خوف کھٹک رہا تھا... بہرحال مَیں کچھ دیر بعد رانی باغ پہنچ گیا۔ وہاں پہنچا تو وحید نے آگے بڑھ کر میرا استقبال کیا... کہو خیریت سے تو آ گئے نا.... منصور نے دریافت کیا... ہاں بھئی بس آ ہی گیا ہوں، مَیں نے جواب دیا... پھر ہم سب وہاں خوب گھومے پھرے، طارق کیمرہ لے کر آیا تھا ہم نے ایک دوسرے کی تصاویر لیں اور پھر کھانے پینے بیٹھ گئے... اسلم اپنی عادت کے مطابق خوب ہاتھ آگے آگے کر کے بڑھ چڑھ کے کھا رہا تھا... افضال کی نگاہیں مسلسل کیلوں پر جمی ہوئی تھیں... آخر سب نے خوب جی بھر کے کھایا۔ کھانے پینے سے فارغ ہونے کے بعد ہم کچھ دیر کیلئے باتوں میں مشغول ہو گئے... پھر کچھ دیر کھیلتے کودتے رہے... اتنے ہی میں میری کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی نے شام کے چھ بجنے کا اعلان کر دیا... مَیں نے دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا چلو اب گھر چلنا چاہیئے... ہاں واقعی ٹائم تو کافی ہو گیا ہے، طارق نے کہا... تمام سامان سمیٹ کر ہم سب گیٹ سے باہر آ گئے۔ دوسرے دوست تو بس کا انتظار کرنے کی غرض سے اُدھر ہی کھڑے ہو گئے مگر میرے پاس تو کیونکہ سائیکل تھی اِس لئے مَیں دوستوں کو "خدا حافظ" کہہ کر سائیکل پر سوار ہو کر گھر کی طرف چل پڑا... مَیں سائیکل کی رفتار تیز سے تیز تر کرتا ہوا گھر کی جانب بڑھ رہا تھا۔ ابھی مشکل سے آدھا ہی راستہ طے کیا ہو گا کہ سائیکل کی رفتار یکدم کم ہو گئی... نیچے نگاہیں کر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھا تو سائیکل کے پہیے میں ایک پھٹا پرانا سا گدّا پھنسا ہُوا تھا۔ مَیں نے جلدی سے بریک لگائی۔ میری سائیکل کے پیچھے ایک ٹانگہ آ رہا تھا۔۔۔ اب ٹانگے والے کو کیا معلوم کہ یہ سائیکل اچانک رُک جائے گی، وہ تو اپنی پوری رفتار سے آ رہا تھا۔ ٹانگے نے رکھ کر جو میری سائیکل میں ٹکّر ماری تو مَیں وہیں سڑک پر گر گیا۔ ٹانگے والے نے گھوڑے کو روکنے کی پوری کوشش کی مگر ٹانگے کا ایک پہیہ میرے پیٹ پر چڑھ ہی گیا۔ ٹانگے والے نے جلدی سے گھوڑے کی لگام کھینچی تو پہیہ آدھے پیٹ ہی سے واپس ہو گیا۔۔۔ آپ یقین کریں کہ ٹانگہ کا پہیہ میرے آدھے پیٹ پر چڑھ کے واپس اُترا۔۔۔ ٹانگے کے پیچھے ایک بس آ رہی تھی۔۔۔ بس ڈرائیور نے شاید جلدی سے بریک لگائی۔ بس کا ڈرائیور حادثہ دیکھنے کی غرض سے بس سے اُترا تو۔۔۔ مسافر بھی اُترنے لگے۔۔۔ اب اتفاق کی بات دیکھئے اسی بس میں میرے وہی دوست وحید، منصور، طارق، اسلم اور افضال بھی سوار تھے۔۔۔ طارق نے جلدی سے میری سائیکل سڑک سے ایک طرف کی۔ وحید اور منصور نے مجھے اُٹھا کر جلدی سے ایک قریبی دکان کی کُرسی پر بٹھا دیا۔ بہت سی پبلک اکٹھی ہو گئی اور ٹریفک معطّل ہو گئی۔۔۔ منصور، وحید اور دوسرے آدمیوں نے مجھے ہوش میں لانے کے لئے پانی کے چھینٹے دیئے۔ "ارے اسے جلدی سے گرم گرم دُودھ پلاؤ، ہاں"۔۔۔ ایک آدمی بولا ۔۔۔"کیوں دُودھ پلا کر مظفر کو مارنا ہے" ۔۔۔ طارق نے کہا۔۔۔

آخر کچھ دیر بعد مجھے اچھی طرح سے ہوش آ گیا، ویسے مَیں بالکل بیہوش نہیں ہُوا تھا۔۔۔ اتنے ہی میں منصور نے ایک ٹیکسی روکی۔ وحید اور دوسرے آدمیوں نے مل کر مجھے ٹیکسی میں بٹھا دیا میرے ساتھ وحید اور منصور بھی بیٹھ گئے۔ مجھے فوراً سول ہسپتال لے گئے۔۔۔ وہاں ڈاکٹروں نے میرا علاج شروع کر دیا۔۔۔۔ اُدھر افضال نے میرے گھر والوں کو بھی "حادثہ" کی خبر دے دی۔۔۔ "حادثہ" کا نام سُنتے ہی امّی جان تو وہیں غش کھا کر گر گئیں۔۔۔ جلدی سے پانی کے چھینٹے وغیرہ دے کر امّی جان کو ہوش میں لایا گیا اور ابّا جان، امّی جان اور بھائی جان کو ساتھ لے کر سول ہسپتال پہنچے۔۔ ڈاکٹروں نے اِن سب کو تسلّی دیتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے کہا فکر کی کوئی بات نہیں ہے بچّہ بالکل خیریت سے ہے، اس کا کوئی خون وغیرہ ضائع نہیں ہوا بس معمولی سی اندرونی چوٹ آئی ہے ... (واقعی میرے پیٹ پر بس ایک ہلکی سی خراش تھی) ... ڈاکٹروں کی تسلّی اور مجھے خیریت سے پاکر امّی جان کو چین آیا ...

آخر ایک دو دن بعد مَیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکمّل طور پر شفایاب ہو گیا تو مَیں نے امّی جان کے قدموں میں گر کے اُن سے سچّے دل سے معافی مانگی۔ مَیں نے اُسی دن سے عہد کر لیا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے مَیں جھوٹ نہ بولوں گا... امّی جان نے مجھے معاف کر دیا... مَیں نے امّی جان کو تمام واقعہ بھی کہہ سُنایا...

میرے صحتیاب ہونے کی خوشی میں امّی جان نے ایک ٹی پارٹی کا بھی اہتمام کیا جس میں ہمارے عزیزوں کے علاوہ بعض غرباء نے بھی شرکت کی۔

دیکھا میرے عزیز بہن بھائیو!
مَیں نے یوں تو ذرا سا جھوٹ بولا مگر اس کی سزا کتنی بڑی بھگتنی پڑی ....
تو آئیے آج سے ہم یہ عہد کریں کہ چاہے ہماری جان ہی کیوں نہ جا رہی ہو مگر ہرگز ہم جھوٹ نہیں بولیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جھوٹ نہ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین ؂

- چھینک آئے تو الحمدللہ کہو۔
- وعدہ کرو تو انشاء اللہ کہو۔
- کوئی احسان کرے تو جزاکم اللہ کہو۔
- آنحضور کا نام سُنو تو صلی اللہ علیہ وسلم کہو۔
- بزرگوں کا نام لو تو رضی اللہ عنہ کہو۔
- گناہ کا سامان دیکھو تو استغفراللہ کہو۔
- دعا دو تو بارک اللہ کہو۔
- کوئی فوت ہو جائے تو انّا للہ کہو۔
- ڈر کے وقت حسبی اللہ کہو۔
- کسی کام کی ابتداء کرو تو بسم اللہ کہو۔

(شہزادہ قمرالدین مبشّر۔ ربوہ)

سیب اور سگریٹ

دل کے مریضوں کے لئے سیب ایک بیش بہا نعمت ہے۔ خاص طور پر وہ مریض جنہوں نے سگریٹ ترک کر دیا ہے اس کے ایک جُز پیکٹین سے بہت مطمئن ہوں گے۔ پیکٹین سگریٹ کی طلب کو ختم کرنے میں مدد دیتی ہے۔ جب بھی سگریٹ کی طلب ہو تو سیب لیکر کترنے لگیں طلب از خود جاتی رہیگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارا رسالہ آج ہی ڈاکیے سے لیا ابھی باہر ہی سے دیکھا تو اس کا ٹائیٹل بہت پسند آیا۔ اس میں عزم و سبق آموز کہانی اور لطائف بہت پسند آئے۔

دسمبر کا تشحیذ بہت اچھا تھا۔ ہمارے پیارے رسالے میں بہت اچھی باتیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے رسالے کو زیادہ سے زیادہ ترقی دے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ خریدنے اور پڑھنے کی توفیق دے آمین۔ (عبدالرزاق خالد)

تشحیذ ملا۔ اِس دفعہ ٹائیٹل بہت خوبصورت تھا۔ اور بعد میں تشحیذ کا ایک ایک صفحہ پڑھ ڈالا۔ اِس دفعہ تشحیذ بہت ہی اچھا تھا۔

(محمد انور چیمہ۔ ربوہ)

اُمید ہے مزاجِ گرامی بخیریت ہونگے دسمبر کا تشحیذ ملا دِل خوش ہو گیا۔ بھائی جان! آج مجھے کچھ بخار محسوس ہو رہا تھا تھکاوٹ بہت زیادہ تھی کہ اچانک ڈاکیے نے تشحیذ پکڑایا۔ اتنی خوشی ہوئی کہ بس تھکاوٹ سب دُور ہو گئی۔ مجھے تشحیذ کا اتنا شوق ہے کہ ہر ماہ کے شروع ہوتے ہی شدّت سے انتظار کرتا ہوں۔ آپ نہیں جانتے بھائی جان! جب بور ہو رہا ہوتا ہوں بہت پُرانے سالوں کے تشحیذ نکال کر پڑھتا رہتا ہوں۔ اِس بار کے تشحیذ میں سوال و جواب کا کالم نہ تھا۔ میری کہانی بھی نہ تھی نہ ہی لطیفہ تھا۔ نہ جانے کیوں آپ میرے مضامین شائع نہیں کرتے۔ میری ڈاک پر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ مَیں مایوس ہو جاتا ہوں۔ مجھے پوری اُمید ہے کہ اِس بار میری ڈاک پر بھی نظر ڈال کر مجھے ممنون فرمائیں گے۔ میرے مضامین پر نظر ڈال کر انہیں تشحیذ میں جگہ دیں گے۔

(قمر احمد قمر۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دسمبر کا شمارہ ملا۔ ٹائیٹل تمام گھر والوں کو بے حد پسند آیا۔ اور رسالہ پڑھ کر واللہ مزہ ہی آ گیا۔ کتنے پیارے اور اچھے مضامین ہیں۔ ہمارا تشحیذ تو دراصل ایک گلشن ہے ایسا گلشن جس میں اللہ کے فضل اور آپ لوگوں کی محنت سے سدا بہار ہی اپنا ڈیرہ جمائے رکھتی ہے اور خزاں کا تو اللہ کے فضل سے اس گلشن پہ آج تک سایہ تک نہیں پڑا اور انشاء اللہ نہ ہی پڑے گا۔

(نیلوفر یاسمین۔ خانیوال)

میں کافی عرصہ کے بعد آپ کی محفل میں شریک ہو رہا ہوں۔ لیکن ہر ماہ تشحیذ کا بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔ چند دن ہوئے ماہ دسمبر کا تشحیذ ملا۔ دیکھتے ہی گلدستہ نظر آیا۔ جب کھولا تو پھول اور کلیاں دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ اُمید ہے کہ نئے سال کے ساتھ ہی ہمارے تشحیذ کی مزید ترقی شروع ہو جائے گی۔

خدا تعالیٰ ہمارے تشحیذ الاذہان کو بہت زیادہ ترقی عطا فرمائے۔ آمین ؂

(منور احمد طاہر۔ نبی سر روڈ۔ تھرپارکر)

آج ہی بڑی مدت کی انتظار کے بعد اپنا پیارا رسالہ اپنے بھائی کے ہاتھ سے لے کر ایک دم ہی سارا رسالہ پڑھ لیا۔ اُس وقت تک چین نہیں آیا جب تک سارا پڑھ نہیں چھوڑا۔ کیا خوب ہے! ہمارا رسالہ تو۔ احمدی بچہ ہو یا بڑا یا کوئی غیر از جماعت بچہ ہو یا بڑا ہر کوئی پڑھتا ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پہ ہمارے ہاں ہمارے گاؤں کے غیر از جماعت دوست آتے ہیں اور آتے ہی تشحیذ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور پھر مجھ سے کافی رسالے لے جاتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ واقعی ہی رسالہ بڑا دلچسپ ہے۔ خدا کرے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین ؂

(ناصر احمد خالد۔ ربوہ)

اگر ایسی ہی جلدی ---- (بقیہ صفحہ ۳۱)

کر دوں گا۔"

"اگر تمہیں میرا اتنا بھی اعتبار نہیں ہے تو یہ لفافہ بھی خود ہی ڈال دینا۔" یہ کہہ کر نسیم نے وحید کے ہاتھ میں وہی لفافہ دے دیا جو اس نے اسے پچھلے اتوار کو دیا تھا ؂ (ماخوذ)

(طارق احمد بٹ۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کی خبریں

۲۷-۲۸ ستمبر ۱۹۷۰ء بروز اتوار، سوموار کو مجلس اطفال الاحمدیہ راولپنڈی کا دو روزہ سالانہ اجتماع بمقام عیدگاہ ہؤا۔ عزیزم فضل الرحمٰن کی تلاوت کے بعد عزیزم جاوید رشدی سیکرٹری عمومی نے عہد دہرایا بعد ازاں مکرم بشیر احمد صاحب شمس مرکزی نمائندہ نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی۔ بعدہٗ عزیزم شفیق احمد نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب شمس معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، صدر اجلاس نے اس اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی تقریر کے بعد خاکسار نے بچوں کا مکرم معتمد صاحب مرکزیہ سے تعارف کرایا۔ اس کے بعد اطفال میدانِ عمل میں گئے جہاں فٹ بال کے علاوہ مختلف دوڑوں اور چھلانگوں کے مقابلے ہوئے۔ ان مقابلوں میں اِن اطفال نے کامیابی حاصل کی :-

معیار کبیر فٹ بال :- الفرقان ٹیم اوّل۔ کیپٹن بشیر الدین۔

خالد ٹیم دوم۔ کیپٹن رفیع احمد شاہ

معیار صغیر فٹ بال :- الفرقان ٹیم اوّل۔ کیپٹن نصیر الدین۔

خالد ٹیم دوم۔ کیپٹن خاور احمد ہاشمی

معیار کبیر دوڑیں :- محمود احمد اوّل۔ بشیر الدین دوم۔

معیار صغیر دوڑیں :- منور احمد اوّل۔ سلیم طارق دوم۔ طارق مسعود سوم۔

چھلانگیں :- معیار کبیر : منور احمد اوّل۔ شفیق احمد دوم۔

چھلانگیں :- معیار صغیر : نصیر الدین اوّل نوید رشدی دوم۔ ناصر احمد سوم۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد تقریر اور اذان کے مقابلے ہوئے ان کے نتائج حسبِ ذیل رہے :-

تقریری مقابلہ :- معیار کبیر : شفیق احمد اوّل نعیم احمد دوم۔

تقریری مقابلہ :- معیار صغیر : احسان اللہ اوّل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاور احمد ہاشمی دوم ۔ سلیم احمد سوم

مقابلہ اذان :۔ معیار کبیر: شفیق احمد اوّل ۔
جاوید رشدی دوم ۔
معیار صغیر :۔ ناصر احمد اوّل ۔ وسیم احمد
دوم ۔ محمد منصور سوم ۔

بعد ازاں کھانا اور تلقینِ عمل کے پروگرام کے بعد بچّوں کو سونے کی اجازت دے دی گئی ۔

دوسرے دن ۲۸ ۔ ستمبر بروز سوموار نمازِ تہجّد اور نماز فجر اور ناشتہ کے بعد تلاوت اور نظم کے مقابلے ہوئے جس کے نتائج حسبِ ذیل ہیں :۔

مقابلہ تلاوت قرآن کریم :۔
معیار کبیر: حافظ انور احمد اوّل
نعیم احمد دوم
معیار صغیر: خاور احمد ہاشمی اوّل
ناصر احمد دوم
شکیل الدین سوم

مقابلہ نظم :۔
معیار کبیر :۔ شفیق احمد اوّل
محمود احمد طاہر دوم
معیار صغیر :۔ محمود کریم اوّل ، ناصر احمد
دوم ۔ سلیم احمد سوم
اس کے بعد کبڈی ۔ جھنڈا جنگ ۔ پیغام رسانی ۔ مشاہدہ معائنہ کے مقابلے ہوئے جن کے نتائج درج ذیل ہیں :۔

کبڈی :۔ معیار کبیر: الفرقان ٹیم اوّل
خالد ٹیم دوم ۔
کبڈی :۔ معیار صغیر: الفرقان ٹیم اوّل
خالد ٹیم دوم ۔
جھنڈا جنگ :۔ معیار کبیر: الفرقان ٹیم اوّل (ٹاس پر)
خالد ٹیم دوم ۔
معیار صغیر :۔ خالد ٹیم اوّل
الفرقان ٹیم دوم ۔
مقابلہ پیغام رسانی :۔ معیار کبیر :۔ اصغر مال حلقہ
اوّل ۔ کیپٹن رفیع احمد شاہ ۔
سیٹلائٹ ٹاؤن حلقہ دوم ۔ کیپٹن
حافظ انور احمد ۔
مقابلہ مشاہدہ و معائنہ :۔
معیار کبیر :۔ شفیق احمد اوّل
محمود احمد طاہر دوم ۔
معیار صغیر :۔ محمود کریم اوّل ۔ منور احمد
دوم ۔ عبدالشکور سوم ۔

اس کے بعد فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوا جس کا نتیجہ حسبِ ذیل رہا :۔
نعیم احمد ۔ اوّل ۔ خاور احمد ہاشمی
دوم ۔ محمود کریم سوم ۔

بعد ازاں بزمِ مزاح منعقد ہوئی اس کے بعد مکرم سید اعجاز احمد صاحب مربّی سلسلہ نے اختتامی تقریر فرمانے کے بعد انعامات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقسیم فرمائے اور اجتماعی دعا کے بعد یہ دو روزہ اجتماع جو کہ اطفال کے تیار کئے ہوئے خیموں میں منعقد ہوا تھا خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اِس اجتماع میں مختلف حلقہ جات سے ستّر اطفال شامل ہوئے۔ جزاکم اللہ۔

خیمہ جات کی صفائی کا مقابلہ :- اوّل حلقہ سیٹیلائٹ ٹاؤن۔ منتظم اطفال مبشر اقبال۔ دوم احمد کمرشل کالج۔ منتظم اطفال وسیم احمد قریشی۔

اطفال اور خدام سے کارکن حسبِ ذیل ہیں :-

سٹیج سیکرٹری :- عزیزم جاوید رشدی (طفل)
منتظم علمی مقابلے :- عزیزم شفیق احمد (طفل)
منتظم ورزشی مقابلے :- عزیزم رفیع احمد شاہ (طفل)
منتظم صفائی :- عزیزم شاہد احسن خان (طفل)
منتظم آب رسانی :- عزیزم منور احمد (طفل)
نائب منتظم خوراک :- محمد یونس
منتظم روشنی :- عزیزم عارف احمد (طفل)
منتظم طبّی امداد :- عزیزم جاوید قادر (طفل)
نگران اعلیٰ :- مکرم مرزا محمد نصیر صاحب قائد مجلس ہذا۔
نائبین :- (۱) چوہدری ریاض احمد ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ راولپنڈی۔
(۲) مکرم قریشی احمد علی صاحب قمر
منتظم اجتماع گاہ :- مکرم رفیق احمد صاحب فوزی نائب ناظم اطفال۔
منتظم خوراک :- مکرم قریشی احمد علی صاحب قمر نائب ناظم اطفال۔

کھانا اور ناشتہ مجلسِ مقامی کی طرف سے تھا۔

(ریاض احمد چوہدری ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ۔ راولپنڈی)

ایک مہینہ تک

دماغ لڑاؤ

گزشتہ ماہ کی ذہنی ورزشوں کے جوابات حاضر ہیں :-

(۱) ۱۔ پرانی تحریریں۔ پیغامِ صلح ۲۔ شحنۂ حق۔ شہادۃ القرآن۔

(۲) حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر تھے اِس لئے ان کو شیخین کہا جاتا ہے۔

(۳) پھلوں کے نام :- ۱۔ سیب ۲۔ انار ۳۔ آم ۴۔ انگور ۵۔ آڑو ۶۔ مالٹا ۷۔ جامن

(۴) ملکوں اور شہروں کے نام :- ۱۔ ہندوستان ۲۔ سانگلہ ہل ۳۔ وزیر آباد ۴۔ پاکستان۔

(۵) پہیلی :- جوئیں (۶) جانوروں کے نام :- ۱۔ کتّا ۲۔ بلّی ۳۔ گوّا ۴۔ کوئل ۵۔ شیر (۷) ایک دینی رسالہ :- الفرقان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیلوفر یاسمین۔ خانیوال

میرا شہر

خانیوال ــ ضلع ملتان کی ایک تحصیل
خانیوال ــ میرا پیدائشی شہر
خانیوال ــ ایک چھوٹا سا صاف ستھرا شہر
لیکن بھئی اتنا بہت چھوٹا بھی نہیں
جی ہاں ! تو آیئے پھر خانیوال کی
ایک جھلک ہی دیکھ کر اس کے متعلق اور
زیادہ معلومات حاصل کرلیں۔

تو پیارے بہن بھائیو! یہ ہے خانیوال
میرا شہر۔ یہ نیا سا شہر ہے۔ اس کی
تعمیر خاص اور باضابطہ منصوبے کے تحت
ہوئی ہے۔ یہ شہر کُل سولہ بلاکوں پر مشتمل
ہے۔ ہر بلاک میں کم ازکم چار چوڑی اور
تین تنگ گلیاں ہیں۔ گلیاں پختہ اینٹوں
سے بنی ہوئی ہیں۔ دو رویہ پختہ نکاس
نالیاں ہر چوڑی و تنگ گلی میں ہیں صفائی
کا باقاعدہ انتظام ہے۔ تمام شہر کا
کوڑا کرکٹ میونسپل کمیٹی کے عظیم الجثہ ٹرکوں
کی بدولت شہر سے باہر پھینکا جاتا ہے۔

ننھے بہن بھائیو! یہ صرف سولہ
بلاک ہی خانیوال میں شامل نہیں بلکہ وہ
دیکھئے ادھر غریب آباد کالونی نمبر ۱، ۲ اور
۳ نظر آ رہی ہیں۔ اور یہ ادھر دیکھئے
لڑکیوں اور لڑکوں کے کالجز کے پاس سول
لائن ۔۔۔۔ جی ہاں سول لائن میں شہر کا
امیر ترین طبقہ رہائش پذیر ہے۔

یہاں پر تعلیم کا بھی معقول انتظام
ہے۔ لڑکوں کی تعلیم کے لئے تین ہائی سکول،
ایک ڈگری کالج اور آٹھ کمیٹی کے مڈل و
پرائمری سکول ہیں۔ لڑکیوں کے لئے ایک ہائی
سکول۔ ایک میونسپل انٹر کالج اور متعدد
پرائمری و مڈل سکول ہیں۔ انٹر گرلز کالج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آجکل ڈگری کالج بننے کی تیاریاں کر رہا ہے ان کے علاوہ کئی پرائیویٹ ادارے بھی ہیں۔ مثلاً حسن ماڈل سکول، انگلش مڈل سکول اور سٹی سٹینڈرڈ سکول وغیرہ۔

پیارے بہن بھائیو! اِن تعلیمی اداروں کے علاوہ یہاں پر ایک انسٹی ٹیوٹ بھی زیرِ تعمیر ہے۔

یہاں پر ہر فرقے کی الگ الگ مساجد ہیں لیکن ... خدامِ احمدیہ کی کثیر تعداد ہونے کے باوجود جماعتِ احمدیہ کی کوئی مسجد نہیں ہے۔ نمازِ عیدین اور پنجگانہ نمازیں ایک مکان میں ادا کی جاتی ہیں۔

عزیز بہن بھائیو! آپ کو یہاں کے بڑے بڑے اور خوبصورت پارک یعنی یوسف پارک، گول پارک اور ایم۔سی پارک تو نظر آ رہے ہوں گے آئیے اب ہم آپکو اپنے شہر کی خوبصورت ترین اور عظیم الشان عمارت دکھائیں۔ یہ ہے ریلوے اسٹیشن کی پیاری اور وسیع عمارت ... خانیوال اسٹیشن کے پانچ پلیٹ فارم ہیں۔ یہ ایک بڑا جنکشن ہے۔ کراچی سے پشاور تک آنے جانے والی گاڑیاں یہاں ضرور رُکتی ہیں۔ یہاں ایک بڑا ریلوے شیڈ ہے۔

ریلوے کالونی کو تو دیکھو کتنی بڑی ہے۔ اور کیوں بھئی یہ شیڈ کالونی کے متعلق کیا خیال ہے؟ ... ہاں بھئی یہ پُل تو آپ لوگوں کو خوب پسند آئے گا۔ ارے بھئی یہی جو شہر اور اسٹیشن کو آپس میں ملاتا ہے۔ جی ہاں واقعی رات کے وقت یہاں سے شہر اور اسٹیشن کا نظارہ بہت بھلا معلوم دیتا ہے۔

اچھا بھئی تو آؤ اب ذرا کارخانوں اور ملوں کی تعداد ہی گِن لیتے ہیں۔ تو دیکھو بھئی یہ ہے ٹیکسٹائل ملز جو دیگر شہروں میں بھی خوب مشہور ہے۔ اور یہ شوگر ملز، فلور ملز ہیں اور اُدھر جننگلات، برف اور روئی کے کارخانے ہیں۔ بنولوں کا تیل یہاں بڑی مقدار میں نکالا جاتا ہے۔

وہ دیکھو وہ سٹیڈیم نظر آ رہا ہے اور اس کے بالکل قریب ہی میلہ گراؤنڈ ... یہاں ہر سال مارچ، اپریل کے مہینہ میں بہت بڑا میلہ لگتا ہے۔

تشحیذی بہن بھائیو! یہاں پر وکلاء بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔

یہاں کئی ویلفیئر یونین ہیں۔ عوام کی سہولت کے لئے کئی لائبریریاں ہیں۔ اور ہاں بھئی وہ سول ہسپتال تو آپ کو دکھایا ہی نہیں۔ تو لیجئے یہ ہے سِول ہسپتال کی عمارت ... کیوں کیا خیال ہے؟ پسند آیا یا نہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھا تو آیئے اب ذرا خاص خاص اور بڑے بڑے بازاروں کی سیر بھی ہو ہی جائے۔ یہ بھئی یہ ہے کچہری بازار اس کے بالکل شروع میں میونسپل کمیٹی کی بلند و بالا عمارت تو صاف ہی دکھائی دے رہی ہے۔ اور وہ ادھر اکبر بازار ہے۔ چوک سنگلانوالہ سے آگے جنّت روڈ اور جنّت روڈ کے بعد سبزی منڈی اور چور بازار۔ گرلز کالج کے سامنے سرسیّد روڈ، سینما ہاؤس کی طرف سینما روڈ، لیاقت بازار اور ایّوب روڈ، اور ایّوب روڈ کے پاس ہی غلّہ منڈی ہے۔

وہ ... گرلز کالج کے سامنے جنرل پوسٹ آفس کی عمارت زیرِ تعمیر ہے ... ... اوہو ... شاید آپ کو ابھی تک "ذخیرہ" نہیں دکھایا۔ تو صاحب یہ جنگلات کا ذخیرہ پاکستانی جنگلات میں اہم مقام رکھتا ہے۔ یہاں پر چھوٹے چھوٹے جانور مثلاً خرگوش اور گیدڑ وغیرہ بہت زیادہ ہیں۔

ہاں تو تشحیذی بہن بھائیو! آپ نے میرے شہر کی ایک جھلک تو دیکھ ہی لی ہے۔ تو بھئی کیا خیال ہے آپ کا میرے شہر کے متعلق۔ پسند آیا یا نہیں؟

اگر اسی ہی جلدی

نسیم اپنے دوست وحید کے پاس جو ایک مضافاتی بستی میں رہتا تھا ملنے کے لئے تقریباً ہر اتوار کو جایا کرتا تھا۔ ایک اتوار کو جب وہ شہر جانے لگا تو وحید نے اسے ایک لفافہ دیا اور کہا "بھیّا اسے لیٹر بکس میں ڈال دینا۔ بہت ضروری خط ہے"۔ نسیم نے وہ لفافہ لے کر جیب میں رکھ لیا اور وعدہ کیا کہ شہر پہنچتے ہی سپرد ڈاک کر دیگا۔

اگلے اتوار کو جب وہ وحید کے یہاں پہنچا تو وحید کو ایک خط لکھنے میں مصروف رہا۔ "ارے یار کیا تم ہر وقت خط لکھتے رہتے ہو، کوئی اور کام تمہیں نہیں ہے؟" نسیم نے اس کی مصروفیت سے بور ہو کر کہا۔

"بھیّا وہ پچھلے اتوار کو جو تم سے لفافہ لیٹر بکس میں ڈلوایا تھا اس کا اب تک کوئی جواب نہیں آیا انہیں صاحب کو پھر خط لکھ رہا ہوں"۔

شہر واپس ہوتے وقت (وحید نے وہ دوسرا لفافہ نسیم کو دیتے ہوئے کہا) "بھیّا تمہیں تکلیف تو ہوگی ذرا یہ لفافہ پھر لیٹر بکس میں ڈال دینا۔ اور دیکھو اگر نہ ڈال سکو تو ابھی بتا دو میں خود کل جا کر پوسٹ (باقی صفحہ ۳۱ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماسٹر صاحب (سائنس پڑھاتے ہوئے) جب انسان سانس لیتا ہے تو بیماری کے جراثیم بھی جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔
وحید :۔ تو ماسٹر صاحب لوگ سانس لینا کیوں نہیں چھوڑ دیتے ؟

استاد :۔ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ بہت بہادر تھا اسے معلوم ہی نہ تھا کہ خوف کسے کہتے ہیں۔
منصور :۔ تو ماسٹر صاحب کسی سے پوچھ ہی لیا ہوتا۔

(مرزا مظفر احمد کریم۔ حیدر آباد سندھ)

ایک دوست دوسرے دوست سے :۔
میرا کتّا گم ہو گیا ہے۔
دوسرا دوست :۔ تو اخبار میں اشتہار دیدو۔
پہلا :۔ اشتہار تو دے دوں مگر میرا کتّا پڑھ نہیں سکتا۔

بیٹی :۔ (ماں سے) آنکھوں میں مرچیں لگتی ہیں۔
ماں :۔ تو پھر آنکھوں میں چینی ڈال لو۔

بیٹی :۔ (ماں سے) امّی امّی دودھ پھٹ گیا۔
ماں :۔ تو یہ لو سوئی اور دھاگہ جلدی سے سی ڈالو۔

مالک :۔ (نوکر سے) یہ تم دو روٹیاں کیوں لے آئے۔
نوکر :۔ جناب آپ نے ہی تو کہا تھا کہ ڈبل روٹی لانا۔

(محمد الیاس منیر۔ ربوہ)

استاد :۔ (شاگردوں سے) بتاؤ تم لوگ میری عزّت کیوں کرتے ہو ؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاگرد :- (استاد سے) اِس لئے کہ آپ کے ہاتھ میں ہر وقت چھڑی رہتی ہے۔
(عبدالرزاق خالد - ربوہ)

جاوید (اختر سے) تمہارے بال کیوں گرتے ہیں ؟
اختر :- فکر سے۔
جاوید :- فکر کس بات کی ہے۔
اختر :- بال گرنے کی۔

ایک عورت (اپنی پڑوسن سے) بہن تم اپنے اپنے بچّوں کے ساتھ ہمسایوں کے بچّوں کو کیوں مارتی ہے۔
پڑوسن :- تاکہ لوگ کہیں کہ مَیں اپنے اور دوسروں کے بچّوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرتی ہوں۔

دھوبی ایک کنجوس کے پاس دھلائی کا بل وصول کرنے آیا تو کنجوس نے پوچھا۔ "مَیں نے تم سے دو پائجامے دھلوائے اور ان کی اُجرت تم ساڑھے تین روپے بتاتے ہو"
دھوبی جل کر بولا :- دو پائجاموں کی اُجرت تو صرف آٹھ آنے ہے لیکن کیا آپ ان سب کپڑوں کو بھول گئے جو آپ نے ان پائجاموں میں پھنسا رکھے تھے۔

حجام :- کیوں صاحب ہمارا اُسترا کیسا چل رہا ہے۔
گاہک :- اگر تو میری شیو بنا رہا ہے تو بہت سخت ہے۔ اور اگر میری کھال کھینچ رہا ہے تو انشاء اللہ بہت خوب چل رہا ہے۔
(نیک محمد - ربوہ)

آؤ ہم دوست بن جائیں

نام :- محمد اعجاز نوید
عمر :- ۱۲ سال تعلیم :- ہفتم
مشغلہ :- باسکٹ بال کھیلنا۔
پتہ :- ۵/۵ نوید جنرل سٹورز - ربوہ

نام :- تصوّر احمد بھٹی
عمر :- ۷ سال تعلیم :- دوم
مشغلہ :- اطاعت والدین و اساتذہ
پتہ :- خالد منزل - دارالنصر وسطی - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِن سے ملئے

مور اور ٹارچی

اسکول میں

(سیّد کلیم محمود۔ کراچی)

ٹارچی نے اس دفعہ اسکول کھولا ہے اور خود ہی ہیڈ ماسٹر ہے۔ مور اِس اسکول میں استاد ہے۔ صُبح کے وقت اسکول میں پڑھائی شروع ہوتی ہے۔ مور کلاس میں پڑھاتا ہے۔

حساب کا پیریڈ :-

ماسٹر :- (حاضری لینے کے بعد اصغر سے) مَیں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ اگر تم اسکول سے بھاگو گے تو سزا دوں گا۔

اصغر :- لیکن جناب مَیں بھاگ کر تو نہیں گیا آہستہ آہستہ گیا تھا۔

ماسٹر :- اچھا بیٹھ جاؤ۔۔۔ احمد تم بتاؤ۔۔۔ تیرہ اور پانچ کتنے ہوتے ہیں ؟

احمد :- جناب ! سترہ

ماسٹر :- اچھا بیٹھ جاؤ۔۔۔ صرف ایک کی غلطی ہے۔۔۔۔ اچھا سعید ! تم بتاؤ۔ ۔۔۔ اگر مَیں تم کو پانچ آم دوں پھر تین دوں اور دو آم واپس لے لوں تو کتنے بچے ؟

سعید :- جناب ! ایک چیز دے کر واپس نہیں لیتے۔

ماسٹر :- ابے ! مَیں تجھ سے سوال کر رہا ہوں۔

سعید :- اچھا سوال۔۔۔ تو جناب پانچ آم۔

ماسٹر :- شاباش۔۔۔ ایک آم مَیں کھا لوں گا ۔۔۔۔ اچھا تم بتاؤ کریم پانچ اور ایک کتنے ہوتے ہیں۔

کریم :- (خاموش کھڑا رہا)

ماسٹر :- (سمجھاتے ہوئے) دیکھو۔۔۔ مَیں اگر پانچ خرگوش تم کو دوں اور ایک خرگوش الگ دوں تو تمہارے پاس کتنے ہوں گے ؟

کریم :- سات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماسٹر :- وہ کیسے ؟

کریم :- کیونکہ جناب ایک خرگوش پہلے ہی ہمارے گھر موجود ہے ۔

ماسٹر :- اچھا بیٹھ جاؤ ... رشید تم بارہ روپے کے نئے پیسے بناؤ ۔

رشید :- جناب ! پولیس پکڑ لے گی ۔ سکّے بنانا جُرم ہے ۔

ماسٹر :- اچھا بیٹھ جاؤ ... (ایک لڑکے پر نظر پڑتے ہی) کیا تم نئے لڑکے ہو؟

لڑکا :- ہاں ۔

ماسٹر :- تمہارا کیا نام ہے ؟

لڑکا :- صادق احمد ۔

ماسٹر :- (سمجھاتے ہوئے) دیکھو ..... کسی بڑے سے بات کریں تو ادب سے جواب دیا جاتا ہے ۔ مثلاً "جی" یا "جناب" وغیرہ سے ... اچھا اب اپنا نام بتاؤ ۔

لڑکا :- جی، یا جناب وغیرہ صادق احمد ۔

ماسٹر :- (غصّے میں) کمال ... مَیں تمہیں کتنی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ شور نہ کیا کرو ۔

کمال :- (سوچ کر) دس مرتبہ ۔

ماسٹر :- (نصیحت کرتے ہوئے) دیکھو ... باتیں اُس وقت کرتے ہیں جب کلاس میں کوئی بڑا نہ ہو ... نعیم .... تم بتاؤ .... ایک آدمی نے ایک صندوق پندرہ روپے نو آنے اور چھ پائی میں خریدا اور بیس روپے چھ آنے اور تین پائی میں فروخت کیا ۔ بتاؤ اسے نفع ہوا یا نقصان ؟

نعیم :- جناب روپوں میں نفع ہو گا اور آنے اور پائیوں میں نقصان ۔

ماسٹر :- ٹھیک ... (خالد پر نظر پڑتے ہی) ارے خالد تم امتحان میں کاپی سادی کیوں رکھ دیتے ہو ۔

خالد :- جناب ! اگر کچھ لکھ دوں تو صفائی کے نمبر کٹ جائیں گے ۔

ماسٹر :- (غصّے سے) جانتے ہو تمہارے ماں باپ تمہاری پڑھائی پر کتنا پیسہ خرچ کرتے ہیں اور تم ہو کہ دل لگا کر نہیں پڑھتے ۔

خالد :- مَیں جانتا ہوں جناب ! اسی لئے مَیں تھوڑا پڑھتا ہوں کہ کم خرچ آئے ۔

(تاریخ اور جغرافیہ کا پیریڈ) :-

ماسٹر :- اسلم ! تم نے تاریخ یاد کی ۔

اسلم :- جی ہاں جناب ! آج پہلی تاریخ ہے ۔

ماسٹر :- شاباش ... بیٹھو ... جمال ! تم ٹیپو سلطان کی فتوحات پر روشنی ڈالو ۔

جمال :- جناب ! میرے پاس ٹارچ نہیں ہے ۔

ماسٹر :- آئندہ تیار ہو کر آنا ... اچھا تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بتاؤ راشد ۔۔۔ نورجہاں کیوں مشہور ہے ؟

راشد :۔ نورجہاں اپنے گانوں اور اچھی اداکاری کی وجہ سے مشہور ہے۔

ماسٹر :۔ شاباش ۔۔۔ اکبر تم کسی لڑائی کا حال سناؤ۔

اکبر :۔ ابّا جان نے گھر کی باتیں بتانے سے منع کیا ہے۔

ماسٹر :۔ گھر کی باتیں نہیں مَیں جنگوں کا حال پوچھ رہا ہوں۔

اکبر :۔ اچھا جناب ! وہ اسرائیل اور عربوں کی جنگ ۔۔۔ اور ویٹ نام کی جنگ اور ۔۔۔

ماسٹر :۔ شاباش بیٹھ جاؤ ۔۔۔ تم چاند اور سورج کی تعریف کرو وسیم۔

وسیم :۔ (سوچ کر) سورج کا تو پتہ نہیں ۔۔۔ چاند میری امّی مجھے کہتی ہیں۔

ماسٹر :۔ شاباش ۔۔۔ عمران تمہیں معلوم ہے کوہ ہمالیہ کہاں ہے۔

عمران :۔ جناب مجھے نہیں معلوم۔

ماسٹر :۔ (غصّے میں) اِدھر آؤ ۔۔۔ معلوم کیسے نہیں۔

عمران :۔ جی خدا کی قسم مجھے اِس کا بالکل پتہ نہیں۔

ماسٹر :۔ اب سمجھ لو ۔۔۔ کوہ ہمالیہ بحیرہ عرب کے سمندروں میں ہے ۔۔۔ ارشد بتاؤ بنجر جگہ کسے کہتے ہیں۔

ارشد :۔ جہاں کچھ نہ اُگے۔

ماسٹر :۔ کوئی مثال دو۔

ارشد :۔ (سوچ کر) جیسے میرے چچا کا سَر۔

ماسٹر :۔ (سمجھاتے ہوئے) تم لوگوں کو معلوم ہے لارڈ کلائیو بڑا بہادر تھا ۔۔۔ وہ جانتا ہی نہ تھا خوف کسے کہتے ہیں۔

ایک آواز آتی ہے : تو کسی سے پوچھ لیا ہوتا۔

ماسٹر :۔ احمد ! تم باتیں کئے جا رہے ہو ۔۔ بتاؤ مَیں کِس کا ذکر کر رہا تھا۔

احمد :۔ (تھوڑی دیر کے بعد) ۔۔۔ وہ جی ۔۔ ۔۔ وہ ۔۔۔

ماسٹر :۔ ابے اُلّو کہاں رہتا ہے۔

احمد :۔ گھونسلے میں۔

ماسٹر :۔ (غصّے میں) گدھا۔

احمد :۔ دھوبی کے ہاں۔

ماسٹر :۔ (طیش میں آکر) نالائق۔

احمد :۔ جناب اِس کا گھونسلہ مجھے پتہ نہیں۔

ماسٹر :۔ بیٹھو ۔۔۔ زاہد تم بتاؤ ۔۔۔ شور کوٹ کیوں مشہور ہے ؟

زاہد :۔ اِس لئے کہ وہاں کے لوگ کوٹ پہن کر شور کرتے ہیں۔

ماسٹر :۔ (علی پر نظر ڈالتے ہی) تم اتنی دیر سے کان کیوں کُرید رہے ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علی :- جناب میں کوئلہ نکالنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

ماسٹر :- (حیران ہو کر) تمہارے کان میں کوئلہ کس طرح آیا۔

علی :- آپ نے ہی تو فرمایا تھا کہ کوئلہ کان سے نکلتا ہے۔

ماسٹر :- (مارتے ہوئے غصّے میں) گدھے۔ کلاس میں دماغ کہاں رہتا ہے۔ کوئلہ تو زمین کی کان سے نکلتا ہے ..... بیٹھو .... (مارنے کے بعد) میں تمہیں اِس لئے مارتا ہوں کہ تم ہوشیار ہو جاؤ .... اِس سے ظاہر ہے کہ مجھے تم سے کتنی محبّت ہے۔

علی :- تو مجھے بھی آپ سے بے حد محبّت ہے مگر میں چھوٹا ہوں اس کا اظہار نہیں کر سکتا۔

ہ کو کہا کہ یہ بیوقوفی تھی جسے تم بار بار دُہر رہے تھے۔ اور یہ کہہ کر دوبارہ اپنا دامن شرمندگی سے بچا لیا اور تیسرا نشانہ لگایا۔ اَب کی بار نشانہ صحیح لگا اور یہ دیکھتے ہی وہ بول اُٹھا کہ دیکھو اِس طرح تمہیں نشانہ لگانا چاہیئے۔ (ماخوذ)

(فہیم احمد جنجوعہ۔ ربوہ)

نشانہ بازی کی تربیت

کسی فوجی کالج میں ایک افسر کو نئے سپاہیوں کو نشانہ بازی کی تربیت کے لئے مقرر کیا گیا۔ ایک دن اُس نے کلاس میں سے دو جوانوں کو لیا اور تربیت کی غرض سے میدان میں لے گیا۔ انہیں چند نصیحتیں کرنے کے بعد عملی طور پر نشانہ لگانے کو کہا۔ اُنہوں نے نشانے لگانے شروع کئے لیکن نصف گھنٹہ کی محنت کے باوجود کوئی نشانہ صحیح جگہ نہ لگ سکا۔ افسر غصّہ سے بولا کہ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ سپاہیوں میں سے ایک بولی اُٹھا کہ اب ہم تو نشانہ لگانے سے رہے آپ خود نشانہ لگا کر بتائیے کہ ہم کیا غلطی کرتے ہیں۔ افسر نے غصّہ سے بندوق اُٹھائی اور نشانہ لگایا مگر قدرتی طور پر نشانہ صحیح جگہ نہ لگ سکا۔ سپاہی یہ دیکھ کر مُسکرانے لگے لیکن افسر نے شرمندگی مٹانے کی خاطر فوراً کہا کہ یہ نشانہ مَیں نے اس طرح لگایا ہے جیسے تم لگا رہے تھے اور دوسرے نشانے کے لئے تیار ہو گیا مگر وہ نشانہ بھی صحیح جگہ نہ لگا۔ اس نے پھر شرمندگی مٹانے ہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آؤ ہم دوست بن جائیں

نام :- قمر احمد قمر
عمر :- گیارہ سال تعلیم :- ہشتم
مشاغل :- مطالعہ قرآن کریم - میرو ڈبّہ کھیلنا
پتہ :- تعلیم الاسلام ہائی سکول - محمد آباد اسٹیٹ
تھرپارکر (سندھ)

نام :- عبدالجبار خان
عمر :- ۸ سال تعلیم :- سوم
مشغلہ :- ٹکٹیں جمع کرنا۔
پتہ :- حلقہ مسجد مبارک - احاطہ قصرِ خلافت - ربوہ

نام :- زاہد پرویز آزاد
عمر :- پندرہ سال تعلیم :- نہم
مشاغل :- ٹکٹیں جمع کرنا - مطالعہ تشحیذ۔
پتہ :- ۲۶ - اسلام آباد - گوجرانوالہ

نام :- منور احمد خالد
تعلیم :- پنجم
مشاغل :- شرارتیں کرنا اور مطالعہ کرنا۔
پتہ :- c/o چوہدری غلام احمد صاحب عطا
محمد آباد اسٹیٹ - ٹالہی اسٹیشن - ضلع تھرپارکر (سندھ)۔

نام :- منور احمد قمر
عمر :- ۱۳ سال تعلیم :- نہم
پتہ :- معرفت ملک مبارک احمد صاحب - پروفیسر جامعہ احمدیہ - ربوہ۔

نام :- محمود مبارک شاکر
تعلیم :- ہشتم مشغلہ :- نظمیں لکھنا
پتہ :- تعلیم الاسلام ہائی سکول - محمد آباد اسٹیٹ ٹالہی اسٹیشن - ضلع تھرپارکر - سندھ

نام :- طاہر احمد طاہر
تعلیم :- ششم عمر :- گیارہ سال
مشاغل :- نماز پڑھنا - قلمی دوستی کرنا۔ تشحیذ پڑھنا۔
پتہ :- c/o صادق احمد کمیشن ایجنٹ
دریا خاں - مری - ضلع نواب شاہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسکٹ

اشیاء:۔ گھی ½ سیر۔ میدہ ۲ سیر۔ شکر ½ سیر۔ نمک ایک تولہ۔

ترکیب:۔ سب سے پہلے نمک اور شکر ملا کر خوب باریک پیس لیں۔ اس کے بعد پسی ہوئی شکر اور نمک گھی میں اچھی طرح پھینٹ لیں۔ اب اس میں میدہ ملا کر گوندھ لیں اور حسبِ مرضی بسکٹ بنا کر سینک لیں نمکین اور لذیذ بسکٹ تیار ہوں گے۔

بنگالی مٹھائی

اشیاء:۔ چاول ایک پاؤ۔ دُودھ ۲ سیر۔ پستہ، بادام حسبِ ضرورت۔ دُودھ پاؤڈر تھوڑا سا گھی تلنے کے لئے۔

ترکیب:۔ چاولوں کو دودھ میں ڈال کر پکائیں۔ آنچ دھیمی ہو۔ جب دُودھ خشک ہو جائے تو اس میں پستہ، بادام کاٹ کر ڈال دیں۔ تھوڑا سا دُودھ پاؤڈر بھی اس میں شامل کر لیں۔ اب گولیاں بنا کر گھی میں تل لیں۔ حسبِ ضرورت شیرہ بنا کر ان گولیوں کو اس میں ڈال دیں۔

مزیدار حلوہ

آدھ پاؤ خشخاش لے کر تھوڑے سے پانی میں بھگو دیں۔ جب نرم ہو جائے تو باریک پیس لیں۔ پھر دو سیر دُودھ میں ملا کر دھیمی آنچ پر پکائیں یہاں تک کہ کھوئے کی طرح ہو جائے تو حسبِ ذائقہ چینی ڈال دیں۔ تھوڑی دیر کے بعد اس میں گھی ڈال کر بھون لیں۔ آدھ پاؤ بادام کوٹ کر ملا دیں چند منٹ پکانے کے بعد اُتار لیں۔

(امۃ السلام فرح۔ کنری)

❁

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچّوں کی تربیت کا آسان اور مؤثر ذریعہ!

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچّوں میں دینی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انھیں رسالہ "تشحیذ الاذہان" پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ دلچسپ اور نہایت مفید پیارا سا رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی پندرہ تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچّوں والا ہر احمدی گھرانہ ——— اسے ضرور منگوائے۔ ———

سالانہ قیمت صرف پانچ روپے ہے۔

(ترسیل زر بنام مینیجر ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ مغربی پاکستان)

برناف

زخم پھوڑے پھنسی اور دوسری جلدی تکالیف اور کیڑوں کے کاٹے اور جلے ہوئے کیلئے برناف مانا ہوا بے نظیر مرہم ہے

برناف درد کو دور کرتا ہے اور متاثرہ حصوں کو جراثیم سے محفوظ رکھتا ہے اور مواد کو جذب کرکے زخم کو بھرنے میں مدد دیتا ہے۔ چہرے کے رنگ کو نکھارتا ہے۔

تیار کردہ :- اوپل کیمیکل انڈسٹریز گجرات

Monthly **Tashheez-ul-Azhan** Rabwah

January 1971 **Sulah 1350 H.S.** **Regd. No. L 7128**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

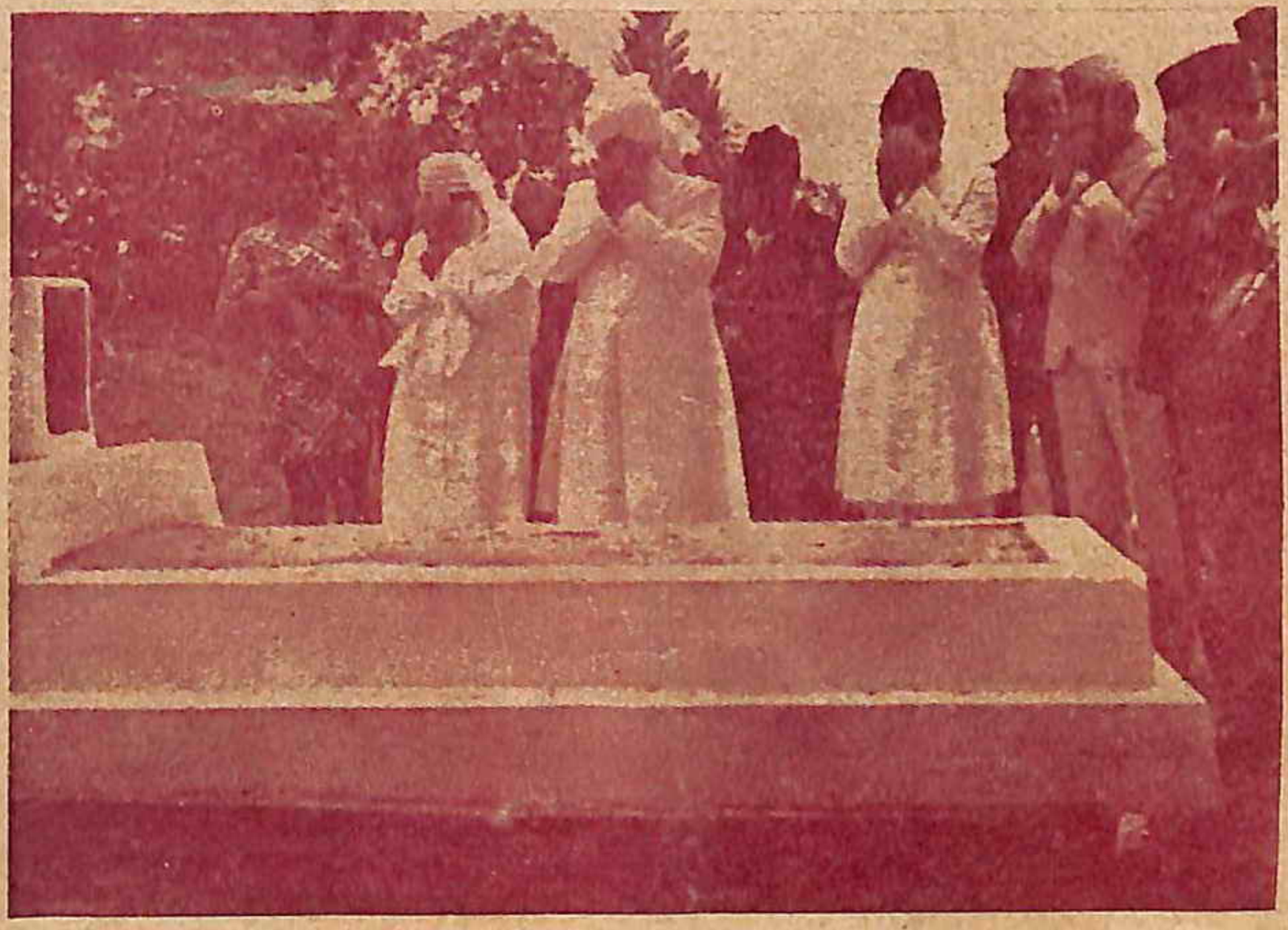

مغربی افریقہ ھی کے ایک اور ملک سیرالیون میں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز - حضور کی بیگم صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب و کیل التبشیر بعض اور احباب کے ساتھ حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علیؓ کی قبر پر دعا کر رہے ھیں -

حضرت مولوی نذیراحمدصاحب علی نے تبلیغ اسلام کی خاطر اپنی زندگی کا بہت بڑا حصہ مغربی افریقہ میں گذارا اور پھر وھیں وفات پاکر ھمیشہ کیلئے اسی سر زمین کے ھو رہے -

Only Title printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.